ماہنامہ

# الاشرف

کراچی

اکتوبر ۲۰۱۰ء

Reg.# SC 742

Web: www.ashrafia.net

بیادگار امام العارفین زبدۃ الصالحین حضرت غوث العالم
محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ


- سرور کونین ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں
- عالم باعمل عامل بافیض
- ولی کی ولایت پہچاننا اور اس کی اقسام
- اور تاریخی بت توڑ دیا گیا
- مسافر حرمین
- الاشرف نیوز

بانی اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ مطابق اکتوبر ۲۰۱۰ء جلد نمبر ۳۱ شمارہ نمبر ۱۰

اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
درہائے بستہ را زکلید کرم کشا

ماہنامہ
# الاشرف
کراچی

## بانی

اشرف المشائخ
حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف
الاشرفی الجیلانی قدس سرہ العزیز

## روحانی سرپرست

شیخ ملت
حضرت ابوالمحمود سید محمد اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکارکلاں کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (بھارت)

## ایڈیٹر

ڈاکٹر ابوالمکرم سید محمد اشرف جیلانی
سجادہ نشین
درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد

## سب ایڈیٹر

صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی

قیمت =/30 روپے / سالانہ =/300 روپے

اسلامی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار

## بیاد گار بزرگان محترم

غوث العالم۔ تارک السلطنت محبوب یزدانی
حضرت مخدوم میر اوحد الدین سلطان
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
قطب ربانی
حضرت ابو مخدوم شاہ
سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

| | | |
|---|---|---|
| نگراں انتظامی امور | : | سید اعراف اشرف جیلانی |
| مشاورت | : | سید مصطفےٰ اشرف جیلانی<br>سید جمال اشرف جیلانی |
| اکاؤنٹس | : | مہتاب احمد اشرفی |
| ٹائٹل اینڈ ڈیزائننگ | : | زین خان |
| کمپوزنگ | : | کامران اشرفی |
| سرکولیشن | : | جناب بلال اشرفی<br>محمد قدیر اشرفی |

## مقام اشاعت

درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد
فردوس کالونی، کراچی
پوسٹ بکس نمبر: 2424۔ کراچی 74600
فون نمبر: 36686493-36623664
رجسٹرڈ نمبر ایس ایس 742

پرنٹر و پبلشر: ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاشرف آفسٹ پرنٹنگ پریس، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

# اس شمارے میں


حمد و نعت ---- حضرت علامہ مولانا الحاج سید اظہار اشرف جیلانی ---- ۳

آغاز گفتگو ---- ایڈیٹر ---- ۴

درسِ قرآن ---- حضرت مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی ---- ۶

درسِ حدیث ---- شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی ---- ۹

سرور کونین ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں ---- مفتی احمد میاں برکاتی ---- ۱۴

عالم باعمل عامل بافیض ---- حضرت مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی ---- ۱۶

ولی کی ولایت پہچاننا اور اس کی اقسام ---- لطائف اشرفی سے ماخوذ ---- ۱۹

اور تاریخی بت توڑ دیا گیا ---- ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی ---- ۲۷

اسلامی نصب العین ---- خطاب مبلغ الاسلام حضرت علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ---- ۳۱

مسافر حرمین ---- فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی ---- ۳۹

الاشرف نیوز ---- صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی ---- ۴۲



Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حمد باری تعالیٰ

حضرت علامہ مولانا الحاج سید اظہار اشرف جیلانی

ترے حمد کی نہیں انتہا تیری شان جل جلالہ
تیرا ذکر دافع ہر بلا تیری شان جل جلالہ

تو کریم ہے تو خبیر ہے تو رحیم ہے تو قدیر ہے
تیری رحمتوں کا ہے آسرا تیری شان جل جلالہ

نہ کرم کا تیرے مثال ہے نہ نذیر ہے نہ شریک ہے
نہیں جیسی کوئی تیری عطا تیری شان جل جلالہ

تو ہی رب ہے سارے جہاں کا تیری شان بندہ نواز ہے
تو ہی بخش دے میری ہر خطا تیری شان جل جلالہ

ہے ہدایتوں کا سلسلہ جو رسول تو نے ہمیں دیا
تب ہی سب کو تیرا پتہ چلا تیری شان جل جلالہ

جو تیرے رسول کا ہو گیا وہی بالیقیں تجھے پا گیا
تیرا قرب اصل ہے مدعا تیری شان جل جلالہ

ہیں گناہ گرچہ بہت بڑے نہیں کرم سے تیرے بڑے
ہو قبول اظہار کی دعا تیری شان جل جلالہ

# نعت رسول مقبول ﷺ

حضرت علامہ مولانا الحاج سید اظہار اشرف جیلانی

محتاج کو سرکار بلائیں تو عجب کیا
سوئی ہوئی تقدیر جگائیں تو عجب کیا

سچ ہے کہ گنہگار و خطاوار بہت ہوں
پھر بھی میرے سرکار نوازیں تو عجب کی

کچھ حسنِ عمل پاس نہیں پھر بھی یقین ہے
بخشش کا جو مژدہ وہ سنائیں تو عجب کیا

گزری ہے میری زندگی افکار و الم میں
داماں کرم میں وہ چھپائیں تو عجب کیا

مشتاق نگاہوں کی وہ تسکین کی خاطر
خود آکے اگر جلوہ دکھائیں تو عجب کیا

سرکارِ مدینہ کی غلامی کے اثر سے
ٹھوکر سے اگر مردے جلائیں تو عجب کیا

جب گرمئ محشر سے کوئی بچ نہ سکے گا
وہ عاصئ امت کو بچائیں تو عجب کیا

منجدھار میں ہوں پھر بھی مری آس بندھی ہے
کشتی کو مری پار لگائیں تو عجب کیا

پلٹا ہے زمانہ شہ والا کے کرم سے
اظہار کو بھی گر وہ نبھائیں تو عجب کیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

# آغاز گفتگو!

## حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے پانچویں سالانہ یوم وصال پر ان کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

"مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً"

"جس نے نیک عمل کیا مردوں اور عورتوں سے اور وہ مومن ہے پس ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے"۔

مفتی اہلسنت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی قدس سرہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں پاکیزہ زندگی سے مراد اصلاحی زندگی ہے اور حقیقت میں دیکھا جائے تو بزرگان دین اور اولیائے کاملین کا مشن ہی اصلاح کرنا تھا انہوں نے اپنی زندگیاں معاشرے کی اصلاح اور فلاح کے لئے وقف کردیں۔ انہی نفوس قدسیہ میں سے ایک اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی کی ذات والا صفات تھی جن کو ظاہری طور پر ہم سے جدا ہوئے پانچ سال گزر گئے آج ہم ان کا پانچواں یوم وصال منارہے ہیں جب ہم ان کی حیات مبارکہ کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں ان کی حیات۔ حیات طیبہ یعنی پاکیزہ اور اصلاحی زندگی نظر آتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ پیران عظام مریدین کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ حضرت قبلہ نے انتہائی مصروفیت کے باوجود مریدین کی تربیت اور اصلاح کی جانب توجہ فرمائی۔ ویسے تو آپ کی ہر محفل اور ہر نشست ہی اصلاحی ہوتی تھی لیکن آپ نے مریدین کی تربیت کے لئے خاص طور پر ہر اتوار کو بعد نماز عصر روحانی تربیتی نشست مقرر فرمائی جس سے آپ خطاب فرماتے تھے۔ معاشرے میں ہونے والی برائیوں کی نشاندہی فرماتے اور مریدین کو نہ صرف یہ کہ ان سے بچنے کا حکم دیتے بلکہ بچنے کا طریقہ بھی بتاتے۔ آپ کا اصلاح کرنے کا انداز سب سے مختلف اور منفرد تھا۔ آپ نے کبھی کسی مرید کو ڈانٹا نہیں جھڑکا نہیں تیز لہجہ میں گفتگو نہیں کی بلکہ اگر کوئی مرید یا معتقد کسی برائی میں ملوث پایا جاتا تو آپ محفل میں نام لئے بغیر اس انداز سے اصلاح فرماتے کہ مذکورہ شخص دل ہی دل میں شرمندہ ہوجاتا اور سچے دل سے توبہ کرلیتا۔ اس کی اصلاح ہوجاتی اور پردہ پوشی بھی قائم رہتی۔

ایک صاحب بجلی کی چوری کرتے تھے لائین مین سے بات کی ہوئی تھی وہ روزانہ رات کو آکر تار میٹر سے الگ کرکے ڈائریکٹ کردیتا ساری رات مشینیں چلتیں صبح پھر تار میٹر سے لگادیا جاتا اس طرح بل بہت ہی مختصر آتا تھا۔ ایک دن انہوں نے والد گرامی سے عرض کیا کہ حضور میرے کارخانے میں چل کر دعا کردیجئے آپ تشریف لے گئے ان کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے دوران گفتگو ان صاحب کا نام لے کر آپ نے فرمایا آج کل لوگ بجلی چوری کررہے ہیں پھر ان سے سوال کیا بتایئے لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں وہ صاحب کہتے ہیں کہ جیسے ہی حضرت نے مجھ سے

سوال کیا میں ایک دم گھبرا گیا میرے پیروں تلے زمین نکل گئی پسینے آگئے جواب کیا دیتا میں تو خود ہی یہ جرم کر رہا تھا۔ جب میں کوئی جواب نہ دے سکا تو حضرت نے خود ہی فرمایا کیا فائدہ حلال روزی کو حرام کرنے کا؟ پھر آپ نے موضوع بدل دیا اس کے بعد آپ کچھ دیر میرے آفس میں تشریف فرما رہے پھر دعا فرمائی اور میرے ہمراہ قیامگاہ پر آگئے۔ میں آپ کو چھوڑ کر واپس کارخانے گیا تو سارے راستے حضرت کا سوال اور وہ جملہ ''کیا فائدہ حلال روزی حرام کرنے کا''۔ میرے دماغ میں گھومتا رہا۔ میں آفس پہنچا اور اپنے پارٹنر سے کہا آج سے ہم بجلی کی چوری نہیں کریں گے اس نے مجھے غور سے دیکھا اور کہا تمہیں کیا ہوا اگر ہم یہ نہیں کریں گے تو بچت کیسے ہوگی میں نے اسے حضرت کا سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ضرور کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے جو حضرت نے ہمیں پہلے سے متنبہ کر دیا ہے حالانکہ ہم نے انہیں یہ بتایا بھی نہیں تھا کہ ہم یہ کام کر رہے ہیں اس نے کہا تم ایسے ہی اپنے پیر صاحب کو چڑھا رہے ہو ایسی کوئی بات نہیں ہے کچھ نہیں ہوگا میں نے کہا کہ حضرت نے یہ بات بغیر موضوع کے کہی ہے۔ لہٰذا میں فیصلہ کر چکا ہوں۔

میں نے شام کو لائن مین سے بات کی اور اس سے صاف کہہ دیا کہ اب ہم آئندہ یہ کام نہیں کریں گے۔ اب تک تمہارا جو حساب بنتا ہے وہ لے لو وہ بھی بڑا حیران ہوا اس نے حساب بتایا میں نے تمام رقم اسے دے دی پھر میٹر کے مطابق کارخانہ چلنے لگا۔ اس واقعہ کے ٹھیک بیس دن کے بعد مارکیٹ میں پولیس کا چھاپہ پڑا اور ان تمام کارخانے والوں کو گرفتار کر لیا گیا جو بغیر میٹر کے بجلی استعمال کر رہے تھے۔ ہمارے کارخانے میں بھی پولیس آئی لیکن ہم مطمئن تھے کہ ہمارا کارخانہ صحیح چل رہا تھا تمام چیکنگ کر کے وہ چلے گئے ان کے جانے کے بعد میں نے پارٹنر سے کہا دیکھو حضرت نے ہمیں کیسے بچا لیا اگر وہ ہم سے یہ بات نہ کہتے یا ہم ان کی بات پر عمل نہ کرتے تو ہم بھی گرفتار ہوتے اور سب جگہ رسوائی الگ ہوتی۔ حضرت نے ہماری اصلاح فرمائی اور ہم ہمیشہ کے لئے اس برائی سے تائب ہو گئے۔ یہ تو صرف ایک واقعہ ہے جو ہم نے اختصار کے ساتھ بیان کر دیا ایسے بہت سے واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کس طرح مریدین کی اصلاح فرماتے تھے۔ آپ کی صحبت بافیض میں بیٹھنے والے نمازی بن گئے باشرع ہو گئے اور تمام گناہوں سے تائب ہو کر سچے مسلمان بن گئے۔ جنہوں نے کبھی تسبیح و مصلے کی شکل نہیں دیکھی تھی انہوں نے آپ کی نگرانی میں ''اللہ الصمد'' اور دعائے حزب البحر کے چلے کئے۔ آپ نے ایسی اصلاح فرمائی کہ کثیر تعداد میں لوگ صراط مستقیم پر گامزن ہو گئے۔ یہ سب اسی حیات طیبہ یعنی پاکیزہ زندگی کا نتیجہ تھا۔ آج حضرت کے وصال مبارک کو پانچ سال ہو چکے ہیں آپ کے پانچویں یوم وصال کے موقع پر آپ کے جانشین کی حیثیت سے تمام مریدین و معتقدین کو میں یہ پیغام دیتا ہوں کہ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور آپ کے مشن کو جاری رکھا جائے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کے مرقد مبارک پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور درجات کو بلند سے بلند فرمائے

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

—— خاکپائے مخدوم سمنانی ——

فقیر ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

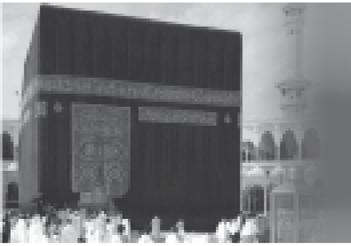

# درس قرآن

علامہ مولانا حافظ بشیر احمد دہلوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو مہربان اور نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ ۝ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝

الم ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ معبود برحق ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ جاوید ہے۔ قائم بذات ہے اوروں کو قائم رکھنے والا ہے۔

## تعارف سورۂ آل عمران۔

یہ سورہ مبارکہ سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کے بعد ترتیب کے لحاظ سے تیسری سورت ہے مگر نزول کے اعتبار سے ستانوے ۹۷ ہے اس سے قبل ۹۶ سورتوں کا نزول ہوچکا تھا یہ سورت مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دو سو آیتیں، بیس رکوع، تین ہزار چار سو اسی (۳۴۸۰) کلمات، چودہ ہزار پانچ سو بیس (۱۴۵۲۰) حروف ہیں کیونکہ اس کی ابتدائی پانچ آیتیں توحید کے دعویٰ پر مشتمل ہے جو اساس دین ہے۔ اس سورت کے چوتھے رکوع میں آل عمران کا ذکر ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام آل عمران پر رکھا گیا۔

**عمران کون سے مراد ہیں؟:** عمران حضرت ہارون، حضرت موسیٰ علیہما السلام کے والد کا نام تھا اور عمران حضرت مریم کے والد کا بھی نام تھا علماء کا اختلاف ہے عمران سے مراد یہاں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے والد ہیں یا حضرت مریم کے والد بہر حال آل عمران کی مناسبت سے اس سورت کا نام آل عمران ہے۔ اس سورت میں بہت اہم واقعات کا تذکرہ ہے۔

**دلائل توحید اور شرک:** رب تبارک وتعالیٰ کی قدرت کاملہ عقیدہ تثلیث کا رد اہل کتاب کے شبہات کا جواب، غزوہ بدر، غرضیکہ بہت اہم مضامین کی حامل یہ سورت خصوصاً وفد نجران کا نبی اکرم ﷺ سے مناظرہ اور ان کا ناکام ہوکر لوٹنا۔

## نجران کے وفد کے علماء کے دلائل اور ان کا رد:

نجران یمن کے ایک حصہ میں واقع ہے یہ جگہ عیسائیوں کے اہل علم، دانشور، روسا، علماء فضلا کا مرکز تھا نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ آپ کی رسالت کی شہرت پھیلنے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا رب تبارک وتعالیٰ زندہ ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ۔حضرت عیسیٰ پر موت طاری ہوگی انہوں نے کہا یہ صحیح ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! ہمارا پروردگار خود قیوم ہے دوسرے کو سنبھالنے والا ہے وہ رازق ہے دوسرے کو روزی دینے والا ہے۔

اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ میں اضطراب پیدا ہوا کیونکہ ان کو اپنی رہنمائی خطرہ نظر آ رہی تھی دوسرے تعلیمات اسلامی کے توسیع ترویج سے تشویش تھی لہٰذا انہوں نے ایک وفد تشکیل دیا جو ۶۰ افراد پر مشتمل تھا ان کی قیادت ۱۴ وہ افراد کر رہے تھے جو ان میں سب سے زیادہ عالم فاضل تھے خصوصاً یہ تین افراد جو ان کے سردار قائد جن کی ہر بات تسلیم کی جاتی تھی۔

۱) ایک کا نام عاقب دوسرے کا نام اہم اور تیسرے کا نام ابو حارثہ تھا یہ وفد بڑی شان شوکت لباس فاخرہ زیب تن کئے ہوئے تھا مدینہ میں داخل ہوا۔ مدینہ میں دیکھنے والوں نے کہا اس شان کا وفد پہلے نہیں دیکھا جب یہ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نماز عصر سے فارغ ہو کر مسجد نبوی میں رونق افروز تھے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے مباحثہ و مناظرہ کی خواہش کی گفتگو کا آغاز ہوا حضور اکرم ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے کہا ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے ہیں آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم کذب بیانی کر رہے ہو تمہارا عقیدہ اور عمل تعلیمات اسلامی کے منافی ہے۔ تمہارا عقیدہ ہے حضرت عیسیٰ الوہیت میں شریک ہیں جبکہ پروردگار عالم وحدہ لاشریک ہے۔

۲) تمہارا عقیدہ ہے حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں جبکہ رب تبارک وتعالیٰ لم یلد ولم یولد ہے یعنی نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔

۳) جو چیز اسلام نے غذائیں حرام کی یعنی خنزیر کا گوشت تم ان کو کھاتے ہو تمہاری ساری باتیں اسلام کے منافی ہیں تم کس طرح اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہو۔

**عیسائی وفد کے سوالات و دلائل:** عیسائی مذہب کے عالم اور پادری ابو حارثہ بن علقمہ اس کی شاہان اہل روم بھی بڑی تعظیم کرتے تھے اور اس کی بڑی عزت تھی اس کے علاوہ ابو الیث اور دیگر افراد اپنے وفد کی ترجمانی کر رہے تھے ان کے علم فضل پر سب ناز تھا انہوں نے حضرت عیسیٰ کی الوہیت پر دلائل دینے شروع کیے۔

۱) حضرت عیسیٰ مردوں کو زندہ کرتے تھے (۲) وہ بیمار کو اچھا کرتے تھے۔ (۳) وہ مٹی کی مورتی میں پھونک مارتے تھے تو وہ زندہ ہو جاتی۔

حضرت عیسیٰ کے بیٹا ہونے پر یوں دلائل دیئے۔

حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے معلوم ہوا خدا ان کا باپ ہے (نعوذ باللہ)

حضرت عیسیٰ نے گہوارہ میں کلام کیا اس سے پہلے کسی بچہ نے گہوارہ میں کلام نہیں کیا یہ بھی خدا کے بیٹا ہونے کی دلیل ہے یہ اس مایہ ناز وفد کے علماء کے دلائل تھے۔

**نبی کریم ﷺ کے مدلل جوابات:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا رب تبارک وتعالیٰ زندہ ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ حضرت عیسیٰ پر موت طاری ہوگی انہوں نے کہا یہ صحیح ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! ہمارا پروردگار خود قیوم ہے دوسرے کو سنبھالنے والا ہے وہ رازق ہے دوسرے کو روزی دینے والا ہے۔

انہوں نے کہا یہ بھی درست ہے وہ ان صفات کا حامل ہے پھر

WWW.NAFSEISLAM.COM

آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارا پروردگار ذرہ ذرہ سے واقف ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ ان صفات کے حامل تھے؟

انہوں نے کہا نہیں بیشک ایسا ہی ہے پھر آنحضور ﷺ نے دلائل جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ہمارے پروردگار نے حضرت عیسیٰ کو ان کی ماں کے پیٹ میں جو شکل چاہی عطا کی اور ان کی پرورش کی۔ انہوں نے کہا بشک ایسا ہی ہے پھر آنحضور ﷺ نے دلائل دیتے ہوئے ارشاد فرمایا حضرت عیسیٰ کی والدہ نے ان کو اپنے پیٹ میں اس طرح رکھا جس طرح اور مائیں اپنے پیٹ میں رکھتی ہیں وفد کے نمائندے نے کہا یہ صحیح ہے۔ آپ ﷺ نے دلیل دیتے ہوئے فرمایا ان کی ولادت اسی طرح ہوئی جس طرح اور بچوں کی ولادت ہوتی ہے انہوں نے کہا بیشک یہ بھی درست ہے۔ آپ ﷺ نے دلائل دیتے ہوئے ارشاد فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے پیتے، قضائے حاجت اسی طرح کرتے تھے جس طرح اور بچے اس عمر میں کرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم یہ سب باتیں درست تسلیم کرتے ہو تو تم ان کو الوہیت میں شریک اور خدا کا بیٹا کس طرح مانتے ہو؟

آنحضرت ﷺ کے دلائل قاطعہ کے بعد انہوں نے حق کو خوب پہچان لیا اور خاموش رہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان باتوں کے تسلیم کرنے کے بعد تم کو پھر بھی دعویٰ نبوت میں کچھ شبہ ہو تو آؤ ہم اور تم اپنی اولاد کو لے کر باہر میدان میں نکلیں اور رب تبارک وتعالیٰ سے دعا کریں کہ مولیٰ ہم میں جو بھی جھوٹا ہو اس پر تیری لعنت ہو۔

عیسائی کیونکہ حقیقت سمجھ چکے تھے مگر اپنی ہٹ دھرمی اپنی مذہبی چودھراہٹ کی وجہ سے کہنے لگے ہم آپ کی پیش کش کا جواب باہمی مشورہ کے بعد دیں گے مگر حضور اکرم ﷺ کی پیش کش پر راضی نہیں ہوئے اور واپس چلے گئے۔

سورۂ آل عمران کی ابتداء سے آیت ۸۳ تک اسی طرح نازل ہوئیں۔

**الٓمٓ:** یہ حروف مقطعات میں سے ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے اس کے رموز نکات اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے اللہ ورسولہ اعلم۔

اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ اللہ وہ ذات اقدس ہے جو خود زندہ جاوید ہے ازل سے ابد تک قائم دائم ہے کسی کا محتاج نہیں اپنے قائم رہنے میں قیوم۔ خود قائم ہے دوسروں کو سنبھالنے والا ہے اور اس کے بغیر کسی کا قیام ممکن نہیں۔

**اول تثلیث:** یعنی خدا، حضرت عیسیٰ، روح القدس وتینوں کے مجموعے کو مل کر خدا مانتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا۔ مسیح خدا ہے انسانی شکل میں آیا (نعوذ باللہ)

لا الہ سے پہلا عقیدہ باطل ہو گیا حی قیوم دوسرے اور تیسرے عقیدہ کو باطل قرار دیتے ہیں۔

ذات باری تعالیٰ قائم بالذات ہے کسی کا محتاج نہیں، سب کا خالق رزاق ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

# درس حدیث

شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی

عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَکَ فَلِاُبَايِعْکَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِیْ فَقَالَ مَالَکَ يَاعَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَلِیْ قَالَ اَمَاعَلِمْتُ يَاعَمْرُو اَنَّ اْلاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ وَاَنِّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ

﴿رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾

حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا، یا رسول اللہ آپ اپنے ہاتھ پھیلایئے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں۔ (یعنی اسلام لے آؤں) آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ آگے بڑھادیا۔معاً: میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔آپ نے فرمایا عمرو! کیا ہوا، میں نے عرض کیا میں کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہو کیا شرط کرنا چاہتے ہو میں نے عرض کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے (سابقہ) گناہوں کو بخش دیا جائے۔آپ نے فرمایا کہ عمرو! کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اسلام ان تمام باتوں (گناہوں) کو مٹا دیتا ہے جو اسلام لانے سے پہلے کی ہوں اور ہجرت ان تمام چیزوں کو دور کردیتی ہے جو اس سے پہلے کی ہو اور حج ان تمام معاصی کو مٹا دیتا ہے جو حج سے پہلے کے ہوں

﴿مسلم﴾

## جواہر پارے

۱۔۔۔ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ: آپ مشاہیر صحابہ سے ہیں۔ آپ کا شمار عقلائے قریش میں ہوتا ہے۔

۲۔۔۔فَلِاُبَايِعْکَ: اِمَّابِکَسْرِ اللَّامِ وَنَصْبِ النَّحْلِ عَلٰی اَنَّ اللَّامَ بمعنی کی وان مقدرة فالفاء زائده او اللام مقحمة للتاکید۔

التفهيم: کسی کلمے کو دو متلازم کلموں کے درمیان داخل کرنا۔۔۔ مثلاً: مضاف، مضاف الیہ کے درمیان جیسے رجل کا لفظ من کے درمیان۔اس قول میں قَطَعَ اللّٰهُ يَدَوَرِ جْلَ مَنْ قَالَهَا اس لئے کہ اصل ترکیب یوں ہے قَطَعَ اللّٰهُ يَدَمَنْ قَالَهَا وَرِجْلَهٗ وَالْفَاءُ هِیَ الَّتِیْ يُقَدَّرُ بَعْدَهَا اَنْ اَوْبِفَتْحِ اللَّامِ الْاِبْتِدَائِيَّتِ وَالْفِعْلُ مَرْفُوْعٌ ۔۔۔المختصر۔۔۔فلابایعك کو لام کے زیر اور عین کے زبر۔۔۔نیز۔۔۔لام کے زبر اور عین کے پیش دونوں طرح سے پڑھ سکتے ہیں۔

۳۔۔۔ تَشْتَرِطُ مَاذَا: ماحرف استفہام ہے اور حرف استفہام سے آغاز کلام ہونا چاہیے اور اس سوال کو جواب تین طرح سے دیا گیا:

﴿۱﴾۔۔۔ تَشْتَرِطُ سے پہلے مَاذَا مقدر ہے اور

مذکور ماذا اسی کی تفسیر ہے۔

﴿۲﴾۔۔۔ جب حرف استفہام ماذا کے ساتھ مرکب ہو تو اب اسے شروع کلام میں لانا ضروری نہیں۔

﴿۳﴾۔۔۔ تَشْتَرِطُ سے پہلے حرف استفہام مقدر ہے اور ماذا اپنے فعل محذوف کے ساتھ کلام کی ابتدا ہے۔ ان وجوہ میں وجہ ثالث اوجہ الطف ہے۔

۴۔۔۔ اَنَّ اَلْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ: مظالم اور غیر مظالم ہر طرح کے گناہ سے اسلام قبول کرتے ہی انسان پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ رہ گئی ہجرت اور حج تو ان دونوں سے مظالم کے سوا جو دوسرے گناہ ہیں وہ منہدم ہو جاتے ہیں۔ یہی جمہور کا مسلک ہے۔ ایک قول کے مطابق حج سے بھی مظالم منہدم ہو جاتے ہیں۔ اس باب میں حدیث بھی وارد ہوئی ہے۔

۵۔۔۔ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ ۔۔۔ الخ: حضرت عمرو کو سرکار نے جو جواب ارشاد فرمایا اس میں صرف ہدم اسلام کا ذکر کافی تھا۔ مگر سرکات رسالت نے حج وہجرت کا ذکر جواب میں زیادہ فرما کر ظاہر فرما دیا کہ حج وہجرت جن کا شمار فروع میں ہے جب ان کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے ماقبل گناہوں کو منہدم کر دیتے ہیں تو پھر اسلام جو اصل الاصول ہے اس کا اپنے ماقبل کے کرتوتوں کو منہدم کرنا کس طرح بعید از قیاس ہو سکتا ہے۔

۶۔۔۔ اَمَا عَلِمْتَ: یہ اِعْلَمْ کے معنی میں ہے۔ اعلم کی جگہ اما علمت فرما کر تنبیہ فرما دی کہ یہ تو بہت اہم امر ہے، یہ تو ہر ایک کو معلوم ہونا چاہیے۔ ﴿فافہم﴾

۷۔۔۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضرت عمرو بن العاص بوقت وصال بڑے ہی قلق واضطراب میں تھے اور بڑی ہی بے تابی کا مظاہرہ فرما رہے تھے۔ آپ نے صاحبزادے حضرت عبد اللہ بن عمرو نے دریافت کیا کہ آپ اس قدر مضطرب کیوں ہیں پدر بزرگوار! آپ امید رکھیں اس لئے کہ آپ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اور آپ نے حضور کی خدمت میں نمایاں کام انجام دیے ہیں۔ حضرت عمرو نے فرمایا کہ مجھے زندگی میں تین طرح کی حالت پیش آئی ہے۔ اب خدا جانے آخر میں کیا پیش آتا ہے۔ پہلی حالت تو یہ تھی کہ میں اللہ کے رسول کو بہت بڑا دشمن سمجھتا تھا۔ آپ سے جنگیں لڑیں اور آپ کی عداوت میں کمر بستہ رہا۔ دوسری حالت یہ ہوئی کہ آنحضرت ﷺ میرے نزدیک ترین ہو گئے اور آپ کی خدمت اور فرمانبرداری میں لگا رہا۔ آپ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد امارت وحکومت اور چند عجیب وغریب حالات پیش آئے، جن میں افراط وتفریط دونوں کا گزر ہو گیا اور کچھ ایسی چیزیں واقع ہو گئیں کہ خدا ہی جانے کہ اب آخرت میں اس کا انجام کیا ہو۔

احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے اسی منشائے الٰہی کو مختلف عبارتوں اور طریقوں میں ادا فرمایا ہے۔ کبھی ارشاد ہوا رب کی خوشنودی، باپ کی خوشنودی میں ہے۔ کبھی فرمایا ہے کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے حسن معاشرت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے، فرمایا تیری ماں۔ دریافت کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر کون؟ تیری ماں۔ گزارش کی پھر کون؟ چوتھی بار فرمایا تیرا باپ، اور اس کے بعد جو اس سے قریب ہے پھر جو اس قریب ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک دفعہ حضورﷺ مجلس قدس میں تشریف فرما تھے۔ جاں نثار حاضر تھے۔ فرمایا وہ خوار ہوا۔ وہ خوار ہوا۔ وہ خوار ہوا۔ صحابہ نے پوچھا کون یارسول اللہ! ارشاد ہوا، وہ جس نے اپنے ماں باپ کو، یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر (ان کی خدمت کرکے) جنت نہ حاصل کرلی۔

ایک اور مجلس میں صحابہ نے دریافت کیا کہ تمام کاموں میں خدا کو ہمارا کون سے کام زیادہ پسند آتا ہے۔ فرمایا، وقت پر نماز پڑھنا، عرض کیا، پھر کون ہے؟ ارشاد ہوا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔ دریافت کیا پھر کون ہے؟ ارشاد ہوا خدا کی راہ میں محنت اٹھانا۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیک کاموں میں جہاد کا درجہ والدین کی خدمت کے بعد رکھا۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے آکر حضورﷺ کی خدمت میں شرکت جہاد کی اجازت طلب کی۔ فرمایا تمہارے والدین ابھی ہیں عرض کیا جی ہاں۔ ارشاد ہوا۔ پھر ان کی خدمت کا فریضہ جہاد ادا کرو۔

ایک دفعہ صحابہ جو خدمت میں حاضر تھے حضور نے دریافت فرمایا: کیا تم کو میں بتاؤں کہ دنیا میں سب سے بڑے گناہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا، یارسول اللہ! فرمایا خدا کے ساتھ شرک کرنا، ماں و باپ کی نافرمانی کرنا۔ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، سیدھے ہوکر برابر ہوگئے اور فرمانے لگے اور جھوٹی گواہی اور ہاں جھوٹی گواہی۔ ﴿بخاری و کتاب الآداب﴾

**فوائد**

۱۔۔۔عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: آپ عمرو ابن عاص سہمی قرشی ہیں۔ ۵ھ میں حضرت خالد ابن ولید اور عثمان ابن طلحہ کے ساتھ مدینہ میں آکر اسلام لائے، حضور نے انہیں عمان کا گورنر مقرر فرمایا۔ آپ حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عامل رہے۔ آپ فاتح مصر ہیں۔ مصر ہی میں نوے (۹۰) سال کی عمر پاکر وفات پائی۔ ﴿مرات بحوالہ اکمال﴾

۲۔۔۔العاص: یہ لفظ عصی کا اسم فاعل نہیں ہے۔ لہذا اسکو معتل لام نہیں قرار دینا چاہئے، اور اسکے آخر میں یاء کے اثبات۔۔۔نیز۔۔۔حالت وقف و وصل میں اسکا حذف جائز نہیں سمجھنا چاہئے۔۔۔المختصر۔۔۔العاص کی کتابت و قرأت یاء کے ساتھ جائز نہیں نہ وقفاً نہ وصلاً۔۔۔اسلئے یہ معتل عین ہے۔۔۔اسکے جوف ہونے پر قاموس کی یہ عبارت شاہد ہے:

الاَعْيَاصُ مِنَ الْقُرَيْشِ اَوْلَادُ اُمَيَّةَ بِنْ عَبْدِ شَمْسٍ الْاَكْبَرِ وَهُمُ الْعَاصُ وَاَبُو الْعَاصِ وَالْعِيْصُ وَاَبُو الْعِيْصِ

۳۔۔۔فَلاَ يَبَايِعَكَ: یہ بھی احتمال ہے کہ اس میں لام امر ہو، لہذا فعل کا آخر (یعنی کلمہ ع) مجزوم ہوگا۔ یہ بھی احتمال ہے کہ لام مفتوح ہو اور یعنی مضمون اور تقدیر عبارت یہ ہو فَاِنِّی لِاُبَایِعَكَ فاء جزا کے لئے ہوگی جیسے کہ کہا جاتا ہے 'ائتنی فانی اکرمك' ۔۔۔یا۔۔۔یہ لام قسم کے لئے۔ ایک قول پر تقدیر عبارت یہ ہے 'فلا جل عن ابایعك طلبت بسط یمینك'۔

۴۔۔۔فَقَبَضْتُ يَدِي: بے ادبی کے لئے نہیں بلکہ بندہ نواز آقا پر ناز غلامانہ کرتے ہوئے بسکون الیاء و تفتح ای

WWW.NAFSEISLAM.COM

الی جھتی وقال ابن مالك ای نفسی وھو غیر طاھر۔

۵۔۔۔۔مَالَکَ یَا عَمْرُو: یعنی تمہارے دل میں کون سی بات مانع آگئی جو بیعت سے مانع ہوئی۔

۶۔۔۔۔قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ: شرطاً او شیئاً پس اس کا مفعول محذوف ہے۔ معنی یہ ہے کہ چاہتا ہوں کہ اس امتناع کے ذریعے میں اپنی ذات کے فائدے کے لئے کوئی شرط پیش کروں۔

۷۔۔۔۔قُلْتُ اَنْ یُغْفَرَلِی: یہ مبنی للمفعول ہے۔ اس نسخہ میں ان یغفر اللہ کا لفظ ہے جس سے اس قول کی تائید ہوتی ہے جس میں اسے مبنی للفاعل قرار دیا گیا ہے۔

۸۔۔۔۔اَمَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو: یعنی تمہاری پختہ عقل، جودت رائے اور کمال حذاقت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ تم سے اس کا علم مخفی نہ ہو۔

۹۔۔۔۔اَنَّ الْاِسْلَامَ: یہاں مراد حربی کا اسلام ہے اسلئے کہ ذمی کا اسلام حقوق العباد میں سے کسی حق کو بھی ساقط نہیں کرتا۔

۱۰۔۔۔۔مَا کَانَ قَبْلَهُ: اَیْ مِنَ السَّیِّئَاتِ وَاِنَّ الْهِجْرَةَ۔۔۔۔ یعنی میری ظاہری حیات میں میری طرف اور میری وفات کے بعد دارالحرب سے دارالسلام کی طرف۔ حدیث میں جو 'لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ' آیا ہے تو اسکا معنی یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں کی جاسکتی اسلئے کہ سارے مکہ والے اسلام قبول کرچکے تھے۔

۱۱۔۔۔۔تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا: یعنی مظالم کے سوا وہ جو اسلام لانے کے بعد مگر قبل ہجرت واقع ہوئیں۔

ہمارے ائمہ میں شیخ تورپشتی فرماتے ہیں کہ اسلام اپنے قبل کے جملہ مظالم وغیرہ مظالم اور کبائر وصغائر کو محو کردیتا ہے ۔۔۔۔مگر۔۔۔۔حج وہجرت مظالم کو محو نہیں کرتے اور عبد ومولیٰ کے درمیان کے کبائر کی مغفرت ان سے بالیقین نہیں ہوتی۔۔۔۔ لہٰذا۔۔۔۔حدیث کو ان صغائر کے محو کردینے پر محمول کیا جائے گا، جو ہجرت وحج سے پہلے واقع ہوئے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ کہا جائے کہ ہجرت وحج سے وہ کبائر محو ہوتے ہیں جو حقوق العباد سے متعلق ہوں، بشرطیکہ توبہ کرلی گئی ہو۔ اس شرط کا اصول دین سے ہوا ہے اسی لئے ہم نے مجمل کو مفصل کی طرف پلٹا دیا اور پر تمام شارحین کا اتفاق ہے۔

بعض علماء کا ارشاد ہے کہ اسلام اپنے قبل کے کفر وعصیان اور ان پر مرتب ہونے والے عقوبات، جنکا تعلق حقوق اللہ سے ہے ان سب کو محو کردیتا ہے۔ رہ گئے بندوں کے حقوق، تو وہ حج وہجرت سے اجماعاً ساقط نہیں ہوتے ۔۔۔یونہی۔۔۔۔اسلام سے بھی حقوق العباد معاف نہیں ہوتے، اگر ذمی مسلمان ہوا ہو، اس پر مالی حق ہو۔۔۔۔یا۔۔۔۔غیر مالی (یعنی قصاص وغیرہ) ہو۔۔۔۔یونہی۔۔۔۔اگر حربی مسلمان ہوا ہو، اس پر کوئی مالی حق ہو۔۔۔۔مثلاً: وہ مقروض ہو۔۔۔۔یا۔۔۔۔کسی سے کچھ خرید لیا ہو لیکن قیمت نہ ادا کی ہو۔۔۔۔نیز۔۔۔۔اس پر جو مال ادا کرنا ہو وہ ثواب کے سوا ہو تو حق اسے ادا ہی کرنا ہوگا، اسلام اسے نہیں مٹاتا۔

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد اور حج

WWW.NAFSEISLAM.COM

سے پہلے مظالم کے سوا جو گناہ صادر ہوئے حج ان سب کو محو کر دیتا ہے بشرطیکہ ان امور کا لحاظ کیا جائے جو اس حدیث میں مذکور ہے:

مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَفْسُقْ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ

جس نے حج کیا اور فحش گوئی نہ کی۔۔۔نیز۔۔۔حق وصلاح کے راستے سے نہ ہٹا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا گویا آج اس کی ماں نے اسے جنا

۔۔۔یہاں ہم۔۔۔اہلسنت کا جو مذہب ہے بے شمار علماء۔۔۔مثلاً: امام نووی، قاضی عیاض وغیرہم سے منقول ہے وہ بھی ہے کہ اس حدیث مذکور کا محل وہی ہے جو کبائر تبعات (تاوان) کے سوا ہو۔ اسلئے کہ کبائر وغیرہ بغیر توبہ محو نہیں ہوتے۔

بعض شارحین کا کہنا یہ ہے کہ حقوق مالیہ ہجرت وحج سے محو نہیں ہوتے۔ اسلام کے بارے میں اختلاف ہے لیکن ہجرت و حج سے حقوق العباد کے ساقط نہ ہونے پر اجماع ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے بلکہ واقع ہے، جیسا کہ اس پر بعض احادیث شاہد ہیں کہ اگر رب کریم اس گنہگار بندہ کو معاف کرنا چاہے اور ایسا گنہگار بندہ جس پر تاوان ہو تو وہ تاوان لینے والے کو اس کے بدلے بہت بڑے اجر وثواب سے سرفراز فرمائے جو اسکی عفو ومغفرت اور اس سے رضائے خداوندی کا سبب ہو جائے۔

بعض حضرات شوافع وغیرہم کا کہنا ہے کہ حج تاوان کو بھی محو کر دیتا ہے۔ ابن ماجہ کی حدیث سے وہ استدلال لاتے ہیں جس میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ نے عرفہ کی شام کو امت کیلئے دعا فرمائی تو مظالم کے سارے گناہ معاف کردیئے گئے۔ اس عموم مغفرت کو دیکھ کر شیطان چیخ پڑا اور شیطان کے اضطراب کو دیکھ کر حضور ہنس پڑے۔ اس حدیث کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔۔۔بالفرض۔۔۔اگر صحیح تسلیم کرلیں جب بھی مندرجہ ذیل توجیہ کا امکان ہے:

﴿۱﴾۔۔۔حدیث میں ان مظالم کو معاف کر دینے کا ذکر ہے جسکا تدارک ممکن ہی نہ ہو۔

﴿۲﴾۔۔۔حدیث میں توبہ کی قید مخفی ہے۔

﴿۳﴾۔۔۔یہ حکم خاص ہے ان افراد کیلئے جنہوں نے سرکار رسالت ﷺ کی معیت میں حج کیا اسلئے کہ ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو معصیت پر مصر ہو۔ اسی لئے جمہور کا فیصلہ ہے کہ 'الصحابۃ کلھم عدول' سارے صحابہ عادل ہیں۔

﴿واللہ تعالیٰ عالم﴾

اس حدیث میں بیعت کا ذکر ہے وہ بیعت اسلام ہے۔ بیعت توبہ، بیعت تقویٰ، بیعت جہاد، بیعت شہادت، کسی خاص مسئلے پر بیعت اس کے علاوہ ہیں۔ آج کل علی العموم مشائخ سے بیعت توبہ۔۔۔یا۔۔۔بیعت تقویٰ ہوتی ہے۔ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ بیعت کے وقت شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا سنت ہے۔

بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور حضرت عمرو شرط حضور سے لگا رہے ہیں اور سرکار رسالت اس شرط لگانے کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے خدا کے بندۂ مختار ہیں اور جب وہ مختار ٹھہرے تو پھر آپ سے جنت کا دخول اور جہنم سے نجات دونوں طلب کی جاسکتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

# سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی نظر میں

## از: مفتی احمد میاں برکاتی

رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ، ان کی شخصیت، اور تعلیمات پر ہر زبان اور ہر ملک میں کتابیں موجود ہیں آپ کی سیرت طیبہ کا ایک پہلو زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے اور ہمارے ہر مسئلہ زندگی کیلئے مستقل راہ ہے۔ آپ کی قدسی صفات شخصیت نے غیر مسلموں کو بھی اپنی دلکشی اور جاذبیت سے متاثر کیا ہے۔

دنیا میں سچا مذہب اور سچا رسول صرف وہی ہے جس کی سچائی، پاکبازی اور حق پرستی کے معترف نہ صرف اس کے پیرو ہوں۔ بلکہ اس مذہب کے مخالفین بھی اس کی صداقت کا اعتراف کریں۔

رسول اللہ کی ذات اقدس نے غیر مذاہب کے رہنماؤں پر کس قدر گہرا اثر کیا ہے اس کا اندازہ غیر مسلم زعما اور مستشرقین علماء کی ان تحریروں سے بخوبی ہو سکتا ہے جو مختلف کتابوں میں بکھری ہوئی ہیں۔

اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ اسلام اور سیرت طیبہ سے متعلق اصل مغرب کا رویہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی، عداوت کا آئینہ دار ہے اور مستشرقین خواہ بیسویں صدی کے سند یافتہ عالم ہوں یا قرون وسطی کے نیم خواندہ لوگ۔ آج تک یہ سمجھنے سے قاصر رہے ہے کہ سیرت کے بغیر مذہب اسلام کا مطالعہ نا ممکن ہے اور اسی وجہ سے ایک عرصہ تک یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے متعلق ہر ممکن غلط بیانی کو عین تاریخی واقعہ کی شکل میں پیش کرنے کا کام انجام دیتے رہے لیکن بالآخر ان لوگوں کو اعتراف کرنا پڑا کہ ”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی شک کے تمام پیغمبروں میں سب سے باکمال پیغمبر تھے“ مسٹر کارلائل کے ان الفاظ میں یہ جملہ بھی موجود ہے کہ ”اس عظیم انسان نے جو نصیحتیں کی ہیں وہ دنیا میں اربوں انسانوں کیلئے باعث ہدایت بنی ہیں“۔ نپولین بوناپارٹ کا کہنا ہے کہ ”آپ نے زندگی، محنت پسندی اور عسرت میں بسر فرمائی لیکن دنیا میں کسی تاجپوش شہنشاہ کے احکام کے بھی ایسی اطاعت نہیں کی گئی جیسی پیوند پوش حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کی گئی۔“ جارج برنارڈ شاہ کا اعتراف ان الفاظ میں ملتا ہے ”میں رسول اکرم حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کو ہمیشہ ہی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں میری رائے میں آپ پوری بنی نوع انسان کے محافظ تھے“۔ جارج برنارڈ مزید یوں گویا ہوئے کہ آنے والے سو سالوں میں ہماری دنیا کا مذہب اسلام ہوگا مگر یہ موجودہ زمانے کا اسلام نہ ہوگا بلکہ وہ اسلام ہوگا جو محمد رسول اللہ کے زمانے میں دلوں، دماغوں اور روحوں میں جاگزیں تھا“۔ اسفاڈک برگرونج کا کہنا

ہے کہ ''اسلام میں وہ صداقت موجود ہے جو عیسائیت سے سبقت لے گئی ہے''۔ نکولس اس طرح دربار رسالت میں اعتراف عظمت کرتا ہے، ''مجھے یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بے ریا، نہایت سچے اور پر جوش مصلح تھے اوران پر بھی سچی وحی آئی تھی''۔ پروفیسر باسورتھ سمتھ اپنی کتاب محمد اینڈ محمدن ازم میں یوں لکھتے ہیں'' میرے خیال میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے متعلق تعجب خیز امر یہ ہے کہ انہوں نے قوت معجزہ سے کچھ نہیں یا بلکہ جو وہ کر سکتے تھے وہی کہتے تھے اور مجھے یقین ہے کہ فلسفہ اور عسویت ایک دن اتفاق کامل کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کوتسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے''۔ ڈاکٹر ایڈین کا کہنا ہے کہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نبوت کی دو بڑی نشانیاں موجود ہیں ایک وصل الی اللہ دوم سچائی کی طاقت''۔ ان کے علاوہ سینکڑوں مستشرقین، خاتم النبیین کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ دوسرے غیر مسلمین بھی اس صف میں پیچھے نہیں رہے۔ چنانچہ بھارت سماچار کے ایڈیٹر پنڈت گوپال کرشن کا کہنا ہے ''حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کی تعلیمات سے ظلم وستم کے عادی لوگ ایسے دیالو (رحم دل) ہوگئے کہ دنیا کی کھوئی ہوئی سلامتی اوراس کا امن دوبارہ قائم ہوا''۔ ماسٹر شنکرداس صاحب کیانی نے لکھا کہ ''محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اندر ایسی چمک دار خوبیاں اور من موہنے اوصاف رکھتے تھے کہ جنہوں نے عرب کے بدوؤں کو بھی رام کرلیا''۔ ہندو کے مشہور لیڈر گاندھی جی ان الفاظ میں نذرانہ پیش کرتے ہیں ''میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام بہ زور شمشیر نہیں پھیلا، بلکہ اس کی اشاعت کے ذمہ دار، رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایمان، ایقان، ایثار اور اوصاف حمیدہ تھے، ان صفات نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کرلیا تھا''۔ دیوان سنگھ مفتوں کی گواہی ان الفاظ میں ہے کہ جن ہونٹوں سے الفاظ افضل الجہاد کلمۃ الحق سلطان جائر (افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے) نکلے ہیں ان ہونٹوں کی قدر و قیمت کو اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا''۔ پنڈت سندرلال نے ایک طویل گفتگو میں آپ کے اخلاق حسنہ کو مثالوں کے ساتھ بیان کیا ہے رانا بھگوان داس نے لکھا ہے کہ ''حضرت احمد مجتبےٰ کی سیرت مقدسہ کو خلاق اکبر نے بنی نوع انسان کے لئے نمونہ بنا کر پیش فرمایا ہے''۔ ہندو کے بہت سے شعراء نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے پہلوؤں پر منظوم، ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے۔ ایک شاعر پنڈت جگن ناتھ پرشاد کے اس شعر پر ہم اپنی گفتگو ختم کرتے ہیں۔

مدح حسن مصطفیٰ ہے کہ ایک بحر بیکراں
اس کے ساحل تک کوئی شیریں بیاں پہنچا نہیں

حضرت مولانا حافظ مبشر احمد دہلوی مدظلہ العالی حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے پھوپھی زاد بھائی اور سالے ہیں دونوں کا بچپن اور جوانی ایک ساتھ دہلی میں گزری حضرت قبلہ کے متعلق آپ کی مشاہداتی تحریر نذر قارئین ہے۔

یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ دنیا میں ہر چیز کو فنا ہے. جو آیا ہے اس کو جانا ہے جلد یا بدیر اس حقیقت کے باوجود کچھ ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی جدائی نا قابل برداشت ہوتی ہے. نگاہیں ان کی متلاشی ہوتی ہیں. دل ان کے لئے بے چین مضطرب رہتا ہے جب یہ ہستی جدا ہوجاتی ہے تو ایسا خلا پیدا ہوجاتا ہے جس کا پر ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ ایسی ہی ایک ہستی عالم باعمل متبع شریعت عامل با فیض عاشق رسول ﷺ حافظ قرآن حضرت ابو محمد سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات تھی۔

میرا حضرت سے تعلق صرف چند سال ہی نہیں بلکہ نصف صدی سے زائد تھا۔ ہم دونوں کا بچپن اور جوانی ایک ساتھ دہلی میں گزرے۔ وہ میرے سگے پھوپھی زاد بھائی اور سگے بہنوئی تھے تقریباً ہم عمر ہونے کی وجہ سے ہم دونوں کے درمیان دوستی کا بھی تعلق تھا۔ میں نے انہیں بحیثیت دوست، بھائی، بہنوئی ہمیشہ اسی طرح پایا۔ کبھی بھی انہوں نے تصنع، بناوٹ، تکلفات کو درمیان میں نہیں آنے دیا۔

ہم دونوں کا بچپن اور جوانی ایک ساتھ دہلی میں گزرے۔ وہ میرے سگے پھوپھی زاد بھائی اور سگے بہنوئی تھے تقریباً ہم عمر ہونے کی وجہ سے ہم دونوں کے درمیان دوستی کا بھی تعلق تھا۔ میں نے انہیں بحیثیت دوست، بھائی، بہنوئی ہمیشہ اسی طرح پایا۔ کبھی بھی انہوں نے تصنع، بناوٹ، تکلفات کو درمیان میں نہیں آنے دیا۔

17 دسمبر بروز ہفتہ کی صبح کیسی پر آشوب تھی کہ دنیا ایک با فیض ہستی سے محروم ہوگئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

وہ ہمارے خاندان کے لئے ایک مینارہ نور کی حیثیت رکھتے تھے جب میرے صاحبزادے ڈاکٹر معین احمد سلمہٗ نے مجھے یہ خبر دی تو میں سکتے میں آگیا. ان کے ساتھ گزرا ہوا بچپن، جوانی اور اب تک کا ایک ایک لمحہ میری نظروں میں گھوم گیا وہ میرے پھوپھا حضرت قطب ربانی سید طاہر اشرف جیلانی علیہ الرحمتہ کے سب سے چہیتے فرزند تھے. حضرت قطب الربانی علیہ الرحمتہ نے بچپن سے ان کی

WWW.NAFSEISLAM.COM

پرورش اسی نہج پر فرمائی کہ وہ مخلوق خدا کے لئے رہبر و رہنما ثابت ہوئے۔ ابتدائی عمر سے حفظ قرآن، علوم دینیہ، وظائف، چلہ کشی کی صورت میں ترتیب کے انداز نے ان کی نفس کو مکمل پاک وصاف کردیا تھا۔ ان کی خلوت وجلوت یکساں تھی۔! اپنی شدید مصروفیت، خدمت خلق، اوراد ووظائف کے باوجود وہ خاندان کی تقریبات میں شرکت فرماتے، میرے بیٹوں اور بیٹیوں کا نکاح آپ ہی نے فرمایا۔ میری اولاد سے بھی ایسی محبت فرماتے جیسے ان کی اپنی اولاد ہو یہی وجہ ہے کہ میری تمام اولاد ان سے ایسی ہی محبت کرتی ہے جیسے مجھ سے کرتی ہے۔

انہوں نے مجھے ہمیشہ سگے بھائیوں والی محبت دی ہمارے درمیان سالے بہنوئی کے رشتے والے تکلفات نہیں تھے۔ انہوں نے مجھے اپنی روحانیت سے مستقبل کے نشیب وفراز کے بارے میں مشورے دیئے، میں دل سے ان کی روحانیت کا قائل تھا یہی وجہ تھی کہ ان سے منسوب میری ہمشیرہ اگرچہ مجھ سے چھوٹی ہیں لیکن میں ان کو ہمیشہ اپنے بڑے بھائی کی عزت دیتا وہ خاندان کے بچوں نوجوانوں پر شفقت فرماتے مجھے یاد ہے جب میرے چھوٹے صاحبزادے حافظ مسعود احمد کا کمر کے مہروں کا آپریشن ہوا تو ان کی عیادت کے لئے خود گھر تشریف لائے اور دم فرمایا اللہ نے کرم کیا کہ میرے فرزند کو صحت کلی عطا ہوئی۔ ان کی مہمان نوازی بھی مشہور تھی کوئی مہمان آجاتا تو اسکی خاطر مدارت میں کوئی کمی نہ فرماتے بلکہ اہلیہ اور اولاد کو خاطر مدارت کا حکم فرماتے وہ اپنے والد کے وصال کے بعد ان کی درگاہ کے سجادہ نشین ہوئے اور اپنے شب وروز درگاہ کی تعمیر و ترقی کے لئے وقف کردیئے وہ فیضان اشرفیہ کے امین تھے طالبان حق و صداقت جوق در جوق حضرت سے حصول فیض کے لئے رجوع کرتے رات جتنی گزرتی ہجوم عاشقانہ بڑھتا جاتا۔

کبھی خلاف شرح امور کے لئے نقوش نہیں دیتے

آپ کی محفل آپ کی ذات روحانی فیض کی درسگاہ تھی۔ ان کی تعلیم وتربیت کی یہ خصوصیت تھی کہ آنے والا اصلاح عمل کی طرف متوجہ ہوتا اور اپنی بداعمالی پر نادم ہوتا اپنے مریدین کی اصلاح سے غافل نہیں رہتے تھے ہر اتوار آپ کی خصوصی تربیتی نشست ہوتی جواب آپ کے جانشین ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی جیلانی سلمہ کے زیر تربیت جاری ہے۔

آپ کی محفل آپ کی ذات روحانی فیض کی درسگاہ تھی۔ ان کی تعلیم وتربیت کی یہ خصوصیت تھی کہ آنے والا اصلاح عمل کی طرف متوجہ ہوتا اور اپنی بداعمالی پر نادم ہوتا اپنے مریدین کی اصلاح سے غافل نہیں رہتے تھے ہر اتوار آپ کی خصوصی تربیتی نشست ہوتی جواب آپ کے جانشین ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی جیلانی سلمہ کے زیر تربیت جاری ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ مریدین کی ظاہری تربیت کے ساتھ باطنی تطہیر پر توجہ فرماتے احکام

شریعت ،فرائض کی پابندی، اکل حلال ،صدق مقال، عشق رسول ﷺ کے موضوع ہدایت ہوتے۔آپ اپنے مریدین ومعتقدین سے فرماتے فکر آخرت خوف خدا کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔جھوٹ وغیبت سے بچو، اس سامان کی تیاری کرو جو ساتھ لے جانا ہے، والدین کی فرمانبرداری کرو، آخرت کو یاد رکھو وغیرہ۔

حقیقت یہ ہے کہ جب عام لوگ سونے کے لئے بستر پر جاتے تو وہ مصلی پر تشریف فرما ہوتے آپ کی راتیں اپنے رب کے لئے سجود و قیام میں گزرتیں۔ حضرت علیہ الرحمۃ اپنے انتقال سے اتنے باخبر تھے کہ آپ کے فرزند عزیزم سید مصطفےٰ اشرف جیلانی کی شادی کے دن قریب آئے انہیں دنوں میں شدید علیل ہو گئے خاندان کے افراد نے یہ کوشش کی شادی موخر کردی جائے جب آپ کو علم ہوا تو اہلیہ اور اولاد سے فرمایا کہ شادی موخر مت کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔ انتہائی علالت کے باوجود شادی میں شرکت فرمائی اگر رشتہ داروں کے کہنے پر شادی موخر کردی جاتی تو حضرت علیہ الرحمۃ کی شرکت سے محروم رہ جاتے۔

اپنے وصال سے قبل ہدایت فرمائی تبرکات نکلوا کر رکھوا دئے کہ یہ کفن میں رکھوا دینا۔مزار کی جگہ کی نشان دہی ،نماز جنازہ کا تعین تھے یہ باتیں زندگی میں ارشاد فرمادیں غرضیکہ یہ ولی کامل تھے اپنے انتقال سے باخبر تھے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

صدقہ جاریہ: انسان کی زندگی کے بعد اس کی ذاتی عمل کا دفتر بند ہو جاتا ہے۔ البتہ دینی مدرسہ، نیک اولاد وغیرہ صدقہ جاریہ کی صورتیں ہیں۔آپ نے اس کو بھی تشنہ نہیں چھوڑا۔ جامعہ طاہر اشرف ، مدرسۃ البنات، درگاہ شریف میں پانی کا کنواں، مسجد قطب ربانی کی تعمیر اور اولاد صالح تو ماشاء اللہ ہر ایک نیک صالح صاحب علم، حافظ قرآن ،متودب، مہذب صاحبزادے ہی نہیں بلکہ صاحبزادیاں بھی انہیں خصوصیات کی حامل عالمہ ہیں۔آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر سید محمد اشرف مبلغ ،مقرر، پی ایچ ڈی، اور اپنے والد علیہ الرحمۃ کے صحیح جانشین ہیں۔آپ کا فیض درگاہ اشرفیہ میں جاری وساری ہے خدا کا نیک بندہ جب اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو وہ زمین اس کو یاد کرتی ہے جہاں وہ اللہ کی عبادت ذکر واذکار کیا کرتا تھا۔اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا تھا اس کے انتقال کے بعد کیونکہ یہ سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اس لئے وہ یاد کرتی ہے خدا کے نیک بندوں کا وجود نزول رحمت خداوندی کا سبب ہے۔

# ولی کی ولایت پہچاننا اور اس کی اقسام

## (لطائف اشرفی سے ماخوذ)

قال الاشرف:

الولاية هي قيام العبد مع البقاء بعد الفناء و اِتّصافه بصفة التّمكين وَالصفا.

(یعنی بندہ کا قائم رہنا بعد فنا کے بقا کے ساتھ اور متصف ہونا صفتِ تمکین وصفا سے ولایت ہے)

حضرت کبیر نے عرض کیا کہ آیات بیّنات (قرآن حکیم) میں کوئی ایسی آیت ہے جو اولیاء اور اس گروہ عالیہ کی ولایت کے سلسلہ میں مشعر ومظہر ہو۔ حضرت نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عالم ربانی امام عبداللہ یافعی الیمنی (قدس سرہٗ) نے اپنی بعض تصانیف میں دس قرآنی آیات اور صحاح ستہ سے دس حدیث بیان کی ہیں اور ان کو اس گروہ صوفیہ کی جلالتِ شان اور علو مرتبت پر دلیل بنایا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبرا نے فرمایا کہ بہت سی دلیلیں قرآن پاک میں اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس سلسلہ میں موجود ہیں لیکن بخیالِ اختیار صرف تین آیات (نصوص) اور تین احادیث بیان کی جاتی ہیں:

### نصوص قرآنی:

۱۔ وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے انبیاء صدیقین، شہداء اور صلحاء ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے۔ اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔ (پارہ ۵ سورہ نساء ۶۹، ۷۰)

۲۔ تحقیق کہ اولیائے الٰہی کیلئے نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار ہیں۔ ان کے لئے خوشخبری ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ کے کلمات میں تبدیلی نہیں ہے اور یہ بڑی مراد پر پہنچنا ہے۔ (پارہ ۱۱ سورہ یونس ۶۲، ۶۳، ۶۴)

۳۔ تحقیق جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور انہوں نے اس پر صبر استقامت کی تو ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (یہ کہتے ہوئے کہ) تم مت ڈرو اور غمگین مت ہو اور اس جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی اور آخرت میں اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو مہربانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔ (پارہ ۲۴ سورہ حم السجدہ ۳۰، ۳۱، ۳۲)

### احادیث شریفہ:

۱۔ روينا في الصحيح البخاري عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قال من عادى لي وليا فقد اذنته بالحرب وما تقرب الى عبدي بشيء احب الي مما افترضت عليه وما يزال عبدي يتقرب اِلَيّ بالنوافل حتى احبه فاذا اَحْبَبْتُهٗ كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها وان سألني لاعطينّه ولئن استعاذني لا عيذ نّهٗ وروى استعاذني بالنون والياء وَ اذنتهٗ بالحرب اعلمته باني محارب له۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس سے میرا اعلانِ جنگ ہے اور میرے بندوں میں سے جس نے مجھ سے تقرب چاہا اور اس نے کسی ایسی شے کو مجھ سے تقرب کا ذریعہ نہیں بنایا اس چیز کے مقابلہ میں جو میں نے اس پر فرض کیا ہے اور میرا بندہ ہمیشہ نفلوں کے ذریعہ قرب یکی حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں پس جب اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کی شنوائی سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی بینائی ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرے تو پورا کروں گا اور پناہ مانگے تو پناہ دونگا“۔

اور حدیث میں استعاذی بھی مروی ہے ن ادرب دونوں سے اور حدیث میں اذنتہ بالحرب کے معنی ہیں کہ میں نے اعلان کردیا کہ میں خود اس سے جنگ کرنے والا ہوں۔

ء لِلّٰہ قوم نے الحماء کرام مستیقظون والورے ینام اُولوا
مقامات علت و احوال ھم کشمش نے السماء یقام

خدا کے ایسے بھی ہیں بعض بندگانِ کرام کہ جاگتے ہیں
اور خلق کو ہے خواب سے کام بلند رتبہ ہیں روشن ہیں
حالتیں اُن کی ہے آفتاب کا جسطرح آسماں میں مقام

۲۔ روینا فے الصحیح المسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ وسلم رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللّٰہ لابرہ۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے ایسے پراگندہ مو ہیں جو دروازوں سے دھکے دیئے جاتے ہیں اس مرتبہ کے ہیں کہ وہ کسی بات کیلئے قسم کھالیں تو اللہ ان کے قول کو سچا کردیتا ہے۔

ء اخصّ الناس بالایمان عبد حفیف الحاذ مسکنہ العقادر
لہ فے اللیل حظ من صلوٰۃ و من صوم اذا طلع النھار وقوت
النفس یاتی بالکفاف و کان لہ علیٰ ذٰلک اصبطار وفیہ عفتہ
وبہ حمول الیہ بالا صابع لایشار فذلک قد بحا من کل شد
ولم تمسسہ یوم ابحث نار

وہ ہے ایمان میں مخصوص بندہ سبک دست اور زمین جسکا ہے
گھربار نمازوں میں کٹتی رات اس کی ہے دن میں صوم سے
اسکو سروکار غذا اس کی نہیں کافی سے زیادہ اور اس پر صبر کرنے سے
نہیں عار پسند اس کو ہے گمنامی وتقویٰ عوام اس سے نہیں بالکل خبردار
وہی محفوظ ہے ہر شے سے لاریب قیامت میں نہ ہوگا داخل نار

۳۔ روی عن ابی ھیریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثل امتی کمثل المطر لایدری اولہ خیر ام آخرہ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میری امت باراں کی مانند ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسکا اول اچھا ہے یا اس کا آخر بہتر ہے۔

اس کلمہ (حدیث شریف) سے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

WWW.NAFSEISLAM.COM

کی حقیقتِ جامعہ سے صادر ہوا یہی مفہوم ہوتا ہے کہ یہ امت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی زمانہ میں کسی وقت بھی اولیا، مشائخ اور علماء راسخ سے خالی نہیں ہوگی جو شریعت ظاہری کے علمبردار اور بطون حقیقت کے مظہر ہیں اور یہ اپنی عمدہ باتوں یا اچھے کاموں سے امت کو آداب شریعت وطریقت کا پابند کرتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس طائفہ مقدسہ کے اسلاف کا طریقہ عمل یہ رہا ہے کہ انہوں نے اپنے اعمال وافعال کے انوار کو ریاضت ومجاہدت سے جن کی شریعت میں ممانعت نہیں ہے حاصل کر کے اپنے مریدوں اور استفادہ کرنے والوں کے بطون کو متاثر اور منور کیا ہے وہ حکایات و روایات میں مشغول نہیں ہوتے تھے۔ اس دور میں تصنیفات بھی کم تھیں اور " لِسَانُ الْحَالِ اَنْطَقُ مِنْ لِسَانِ الْمَقَالِ o " یہ مسلمہ ہے کہ زبان حال زبان قال سے زیادہ گویا ہوتی ہے یہی حضرات حقیقت میں انبیاؤ رسل کے وارث وخلیفہ ہیں اور یہی ارباب حقائق توحید ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو صادق فراست سے اور الہامات سے نوازے گئے ہیں اور قیام قیامت تک رسول اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل پیرا رہنے والے ہوں گے اور عالم ہمیشہ ان کی نور ولایت سے منور اور روشن رہے گا۔ اور ہر اک زمانہ میں اس گروہ کے برگزیدہ اشخاص کو روشن نشانیوں (کرامتوں) کیساتھ اس مہم پر نصب کیا گیا ہے تا کہ وہ اس امت کی رہبری کریں اور لوگوں کو انسانی خواہشات کی پستی سے نکال کر خالق کائنات کی بندگی کی بلندی پر پہنچائیں۔

اہل تحقیق کی اصطلاح میں یہی طائفہ صوفیہ کے نام سے موسوم ہے (یہی لوگ صوفی کہلاتے ہیں) یہی وہ حضرات ہیں جو رسول ﷺ کی کامل اتباع و پیروی کے باعث مرتبہ وصول پر پہنچ گئے ہیں اور اس کے بعد یہ حضرات اس منصب پر بطریق متابعت ماذون و مامور کیے گئے کہ اتباع شریعت کی لوگوں کو دعوت دیں، جیسا کہ امام قشیری (ابوالقاسم) قدس سرہٗ نے فرمایا کہ۔

عہد اسلام میں کوئی زمانہ بھی ایسا نہیں گزرا کہ اس میں اس گروہ صوفیہ کے مشائخ میں سے کوئی شیخ جو توحید و معرفت کے مرتبہ عالی پر فائز ہو موجود نہ رہا ہو اور اس نے عوام کی امامت کا فرض ادا نہ کیا ہو اور اس زمانہ کے ائمہ اور علما اس شیخ کے مطیع نہ رہے ہوں اور اس کے حضور میں انہوں نے عجز و انکسار نہ کیا ہو اور اس سے برکتیں حاصل نہ کیں ہوں۔ (رسالہ قشیریہ)

وصار یخدمنی من کنت اخدمہ
مولی الوریٰ منذصرت مولائی
ترکت للخلق دنیاھم و دینھم
شغلا لحبك یا دینی و دنیائی

کل جو تھا مخدوم خادم ہوگیا
جب مرا مولا ہوا تو اے خدا
تیرے حب میں دین و دنیا چھوڑ دی
تو مری دنیا ہے تو ہے دین مرا

حضرت کبیر نے عرض کیا کہ فنا سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ فنا سے مراد سیر الی اللہ کی منتہا ہے۔ اور بقا کے معنی ہیں سیر فی اللہ کی ابتدا۔

سیر الی اللہ کا اختتام اس وقت ہوتا ہے کہ درویش بادیہ وجود کو قدق کے قدموں سے یکبارگی طے کرلے اور سیر فی اللہ اس وقت متحقق ہوگی کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو وجودی اور ذاتی فنا رمطلق کے بعد

تمام آلائش حدوث سے پاک فرمادے تاکہ وہ اس عالم میں اوصاف الٰہی اور اخلاق نامتناہی سے متصف ہوکر ترقی کرے۔ شیخ ابو علی جرجانی قدس اللہ سرہٗ کہتے ہیں۔ الولی ھو الفانی من حالہ و الباقی فی مشاھدۃ الحق لم یکن لہ عن نفسہ اخبارٌ لا مع غیر اللّٰہ قرار (یعنی ولی وہ ہے جو فانی ہو اپنے حال سے اور مشاہدہ حق میں اس طرح باقی ہو کہ اس کو نہ اپنے نفس کی خبر ہو اور نہ غیر اللہ کے ساتھ قرار ملے)

حضرت ابراہیم ادھم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم ولی بننا چاہتے ہو، اس نے کہا جی ہاں! چاہتا ہوں تو آپ نے فرمایا تو پھر تم دنیا کی کسی چیز سے رغبت نہ رکھو اور نہ عقبیٰ کی کسی چیز سے، اپنے نفس کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے فارغ بنالو اور اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

## ولی کون ہے

حضرت قدوۃ الکبرا نے رسالہ قشیریہ سے یہ قول نقل فرمایا: تحقیق ولی کے دو معنی ہیں ایک فعیل کے وزن پر بمعنی مفعول یعنی وہ شخص جس کے امر کا متولی اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ٥ "۔ (اور وہ ذمہ دار ہے صالحین کا) اور وہ اس کو اس کے نفس کے حوالے نہیں کرتا۔ ایک لحظہ کے لئے بھی اور اللہ تعالیٰ اپنی زندگی کی رعایت فرماتا ہے۔ اور دوسرے معنی فعیل بمعنی فاعل ہیں یعنی وہ ذمہ دار ہے حق تعالیٰ کی بندگی، اس کی اطاعت اور عبادت کا اور اس پر تواتر کے ساتھ یہ ذمہ داری جاری ہے بغیر اس کے کہ نافرمانی درمیان میں آئے پس یہ دونوں وصف موجود ہونے چاہئیں تاکہ ولی ولی بن جائے یعنی اس کا حق تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی پر تمام و کمال قائم ہو جانا اور حق تعالیٰ کا ہمیشہ اسکا محافظ ہونا خواہ خوشی ہو یا رنج۔

حضرت کبیر نے شرائط ولی کے بارے میں عرض کیا کہ ان کی صراحت فرمائیں:

قال الاشرف: الولی قلبہ مستانس باللّٰہ متوحش عن غیر اللّٰہ

اشرف نے فرمایا: کہ ولی وہ ہے جس کا دل حق سبحانہٗ وتعالےٰ سے انس رکھے اور غیر حق سے متوحش اور گریزاں ہو۔ اس ارشاد کے بعد حضرت قدوۃ الکبرا نے شرائط ولی کے سلسلہ ارشاد فرمایا کہ:

شریعت اعتراض ہو (للشرع علیہ اعتراض) پس وہ مغرور اور فریب خوردہ ہے۔ (ولی نہیں ہے)

## پاس شریعت

حضرت ابو یزید بسطامی قدس سرہٗ ایک ایسے شخص سے ملنے کو چلے جس کی ولایت آپ سے بیان کی گئی تھی جب ان کی مسجد کے قریب آپ پہنچے تو ان کے باہر آنے کے انتظار میں بیٹھ گئے کچھ دیر بعد وہ شخص باہر نکلا تو اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا۔ شیخ ابو یزید بسطامی قدس سرہٗ وہاں سے پلٹ پڑے اور اس شخص کو سلام بھی نہیں کیا اور فرمایا کہ جب آداب شریعت کا بھی اس کو پاس نہیں ہے تو یہ اسرار خداوندی کا امین کس طرح ہوسکتا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبرا فرماتے تھے کہ کوئی شخص شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہٗ کی خدمت میں پہنچا اور اس نے اپنا بایاں پاؤں پہلے مسجد میں رکھا شیخ قدس سرہٗ نے اس سے فرمایا کہ لوٹ جاؤ کہ جو شخص دوست کے گھر میں داخل ہونے کے آداب سے واقف نہیں ہے اس سے ہم کلام و ہم نشین ہونا مناسب نہیں ہے۔ حضرت کبیر نے عرض کیا

کہ ولی کے لئے شرط محفوظ سے مراد تمام عصیاں سے محفوظ ہونا ہے یا بعض سے؟ تو آپ نے فرمایا کہ شرط یہ ہے۔ کہ اصرار علے معصیت سے محفوظ رہے تاکہ گناہ پر اس کا قیام نہ ہو یہ بھی کہا گیا ہے کہ ولی صغیر گناہوں پر بھی قائم رہنے سے محفوظ (صغیر گناہوں پر اصرار نہیں ہے) جنید قدس سرہٗ سے ایک شخص نے سوال کیا ولی سے زنا سرزد ہوسکتا ہے؟ اے ابوالقاسم!! آپ کچھ دیر سر جھکائے رہے۔ پھر فرمایا خداوند وتعالیٰ نے ہر کام کا اندازہ مقرر کردیا ہے (یعنی جو کچھ اس نے مقرر کردیا ہے اس کا صدور ضروری ہے)

حضرت قدوۃ الکبرا فرماتے تھے کہ میں نے شیخ علاؤ الدولہ السمنانی (قدس سرہٗ) سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام عمداً اظہار گناہ کرنے سے معصوم ہیں اور اولیاء کرام گناہ کی ذلت سے محفوظ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ

بخشتا ہے تو بخش سب کو خدا
کون بندہ ہے بے گناہ ترا

یہ ارشاد فرمانے کے بعد حضرت نے اپنے دیوان سے یہ غزل پڑھی:

وصل تو چون دست واد ملک جہان گو مباش
لعل تو چون حاصل است گوہر جان گو مباش
آیت حسن ترا حاجت تفسیر نیست
صورت خورشید راشرح و بیان گو مباش
صف شکن عاشقانہ فتنہء آخر زمان
غمزہ ابروئ تست تیرو کمان گو مباش    عاشق
ردئ تو نیست طالب دنیا و دین
آرزوئ جان تونی کون و مکان گو مباش
گردش گردون اگر قطع شود گو بشو
حاصل فطرت تونی دور زمان گو مباش
بی تو نیرزد جوی ہر چہ بود در جہان
مایہ جانہا تونی سودوزیان گو مباش
آتش عشق ار بسوخت خرمن ما گو بسوز
اشرف شوریدہ رانام و نشان گو مباش

وصل ترا جب ہوا ملک جہاں گو نہو
لعل لب ہے رونما گوہر جاں گو نہو
مصحف رخ کو نہیں حاجتِ تفسیر ہے
صورت خورشید کی شرح و بیاں گو نہو
صف شکن عاشقان فتنہء آخر زمان
غمزۂ ابرو ترا تیرو کمان گو نہو
گردشِ گردوں اگر ختم ہو تو کہدے ہو
حاصل فطرت ہے تو دور زماں گو نہو
تیرے بغیر دو جہاں جو کے برابر نہیں
مایہ جان تو ہی ہے سود وزیاں گو نہو
آتشِ عشق گر جلائے مجھ کو تو کہدے جلا
اشرف شوریدہ کا نام و نشان گو نہو

## علم وراثت

حضرت قدوۃ الکبرا نے فرمایا اگر علم کا چراغ ولی کے دل میں نہ ہو تو اُسے شر کی خبر نہیں ہوسکتی اور وہ صحرائے ظلمت اور وحشت

کدورت میں مارا مارا پھرتا رہے۔ ہاں اس علم سے مراد علم مدرسہ نہیں ہے بلکہ وہ علم ہے جسے علم وراثت کہا گیا ہے۔ علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ یہ علم تصرف الٰہی اور اس کی لامتناہی عنایت سے حاصل ہوتا ہے۔

قال الاشرف:

ان اللّٰہ ناصر الذین امنو اثم اخر جھم عن حجب الطبیعت و کشف عن قلوبھم نوالاحدیت

(یعنی اللہ تعالیٰ ان حضرات کا مددگار ہے جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حجاب ہائے طبیعت سے باہر نکالا اور نور احدیت ان کے دلوں پر ظاہر کر دیا) اگر اس علم سے علم مدرسہ۔ ووراست ) مقصود ہوتا تو پھر علمائے ظاہری سر حلقۂ اولیاء روزگار اور پیشوا کے اصفیائے کے نامدار ہوتے اور ایسا نہیں ہے اس لحاظ سے یہ ثابت ہوا کہ ولی کو علم رواشت کا عالم ہونا چاہئے۔ اس موقع پر حضرت نورالعین نے عرض کیا کہ علم وراشت سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا علم وراشت وہ علم ہے جو بغیر تعلیم کے حاصل ہوتا ہے اور یہ ایک ایسا سبق ہے کہ بغیر رابطہ تکلم کے سمجھا جاتا ہے جیسا کہ میت کا ترکہ جو علماء ظاہر میں مشہور ہے کہ بغیر محنت کے صرف رشتہ قرابت سے حاصل ہو جاتا ہے اور وہ علم لدنی ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (اور ہم نے اپنے پاس کے علم سے اس کو تعلیم دی) کے خزانہ سے ولی کو کچھ حصہ دیا جاتا ہے اگرچہ از روئے ظاہر ابجد آشنا بھی نہیں ہوتا۔ ہمارے مجذوب حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے۔

نگار من کہ بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

مرا حبیب کہ مکتب گیا نہ کچھ لکھا
ادا و ناز سے لکھے پڑھوں کو درس دیا

چنانچہ ایسے حضرات متقدمین صوفیہ کرام میں بھی بہت ہیں اور متاخرین بزرگوں میں بھی بکثرت ہیں۔ ایک ان میں سے حضرت شیخ الاسلام احمد النامقی الجامی رحمۃ اللہ علیہ تھے ۲۲ سال کی عمر میں توبہ کی توفیق ہوئی پہاڑ پر جا کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہوئے۔ اٹھارہ سال کے بعد جبکہ ان کی عمر چالیس سال کی تھی تو انہیں مخلوق میں بھیجا گیا۔ علم لدنی کے دروازے ان پر کھولے گئے تھے چنانچہ تین سو سے زیادہ رسالے انہوں نے علم توحید و معرفت علم سر و حکمت، روش طریقت و اسرار حقیقت میں تصنیف کئے ہیں اور اتنے بلند پایا کہ کوئی عالم اور دانشمندان کے کسی قول پر اعتراض نہیں کر سکا اور نہ کر سکتا ہے آپ کی یہ تمام تصنیفات تصوف قرآنی اور احادیث مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مشتمل ہیں۔ ہر قول کی دلیل نص یا حدیث سے لاتے ہیں آخر عمر تک حضرت شیخ الاسلام احمد النامقی کے ہاتھ پر تقریباً تین لاکھ افراد نے توبہ کی سعادت حاصل کی اور گناہ کے راستے سے پلٹے اور سعادت و معرفت کی راہ پر گامزن ہوئے۔

شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ نے اس خرقہ کو جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے چلا آرہا تھا اور بیس مشائخ کاملین نے اسکو پہنا تھا شیخ الاسلام کو دیا۔ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی اور حضرت ابو العباس قصاب قدس سرہ اللہ سرہما بھی محض امی تھے اور ایسے امی کہ کاف اور قاف میں بھی تمیز نہیں کر سکتے تھے ایک بزرگ شخص کو کہتے تھے انت ماشوکی (انت معشوقی) اس کے باوجود

یہ حضرات یگانہ روزگار اور فرید عصر گزرے ہیں اور غوث جو کا برکا سر حلقہ اور سردار ہوتا ہے وہ تھے اور ہر ایک بزرگ ان سے فیض حاصل کرتا تھا۔

## شیخ احمد جام کا نابینا کو بینا کرنا

حضرت قدوۃ الکبرا نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز شیخ احمد جام کو شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری کو خانقاہ سے کسی دعوت میں لوگ لے جا رہے تھے جب خادم نے جوتا سامنے رکھا شیخ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جاؤ ایک ضروری کام ہے کچھ دیر کے بعد ایک ترکمان اپنی بیوی کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اس کے ساتھ ۱۳ سال کا بہت ہی خوبصورت لڑکا بھی تھا لیکن نابینا! انہوں نے کہا اے شیخ اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا کی ہر نعمت عطا فرمائی ہے لیکن اس بیٹے کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں ہے جہاں کہیں کسی بزرگ طبیب یا مزار کے بارے میں ہم نے سنا ہم وہاں گئے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہم نے سنا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے کچھ طلب فرماتے ہیں وہ پورا ہو جاتا ہے۔ آپ ہمارے اس لڑکے پر توجہ فرمائیں تا کہ اس کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے آپ پر قربان!! اگر ہمارا مقصد پورا نہیں ہوا تو ہم آپ کے در پر سر پٹک پٹک کر جان دے دیں گے۔ حضرت شیخ نے فرمایا عجیب معاملہ ہے مردہ زندہ کرنا، نابینا کو بینا کر دینا، کوڑھی کو تندرست کرنا یہ سب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ احمد کون ہے اور اسکی کیا ہستی ہے اس بلا یہ محال کام کیسے ہوگا، یہ کہہ کر وہ جانے لگے ترکمان اور اس کی بیوی نے سر زمین پر پٹکنا شروع کر دیا۔ جب شیخ دالان میں پہنچے تو ایک عظیم حالت آپ پر طاری ہوئی۔ اور آپ کہنے لگے ہم کریں گے ہم کریں گے۔ وہاں موجود چند حضرات نے یہ جملے سنے۔ حضرت شیخ دالان ہی سے پلٹ پڑے اور خانقاہ میں تشریف لائے۔ اور چبوترے کے کنارے پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اس نابینا لڑکے کو لایا جائے چنانچہ لڑکے کو آپ کے روبرو لایا گیا آپ نے اپنے دونوں انگھوٹے اس کی دونوں آنکھوں پر رکھے اور کھینچ لیا اور فرمایا اُنْظُرْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (دیکھ اللہ کے حکم سے) اسی وقت اس نابینا لڑکے کی دونوں آنکھوں میں روشنی لوٹ آئی۔ وہاں موجود چند حضرات نے آپ سے دریافت کیا کہ پہلی مرتبہ تو آپ کی زبان مبارک سے وہ کلمات ادا ہوئے کہ ہم کریں گے ہم کریں گے یہ دونوں باتیں کس طرح درست ہو سکتی ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ جو کچھ اول مرتبہ کہا گیا وہ احمد کا قول تھا اور اس کے علاوہ کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ جب میں دالان میں پہنچا تو ندا آئی کہ احمد ٹھہرو! زندہ کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا کام تھا۔ اور کوڑھی کو اچھا کرنا بھی ان ہی کا کام تھا اب تم بھی کہہ دو کہ ہم کریں گے ہم کریں گے ہم نے اس لڑکے کی آنکھوں کی روشنی اب تیرے اختیار میں دے دی ہے۔ غیب کی یہ آواز میرے دل میں اس طرح آئی اور یہ کلمات اس طرح دل میں اترے کہ میری زبان سے بھی وہی کلمات ادا ہو گئے!! پس وہ قول اور فعل جو کچھ بھی تھا وہ حق تعالیٰ کی طرف سے تھا جو احمد کے ہاتھ اور زبان سے ظاہر ہوا۔

## شیخ محمد معشوق طوسی کا اپنی قبا بند کرنا

حضرت قدوۃ الکبرا نے فرمایا کہ معشوق طوسی مجذوب زمانہ کے بہترین دانش مندوں میں سے تھے۔ طوس میں آپ کا قیام تھا اور آپ کا مزار بھی طوس میں ہے۔ حضرت قدوۃ الکبرا مجلس

آپ کی زیارت کے لئے نیشاپور تشریف لے گئے تھے۔ یہ مزار طوس کے ایک گاؤں میں واقع ہے۔ بقول ایک درویش، شیخ عین القضاہ ہمدانی نے اپنے بعض رسائل میں لکھا ہے کہ شیخ محمد معشوق نماز نہیں پڑھتے تھے۔ خواجہ محمد عمویہ اور شیخ احمد غزالی قدس اللہ سرہما سے روایت ہے کہ قیامت کے دن صدیقوں کو یہ تمنا ہوگی کہ وہ خاک ہوتے اور محمد معشوق اس خاک پر اپنا پاؤں رکھتے۔ یہی مجذوب محمد معشوق ایک روز طوس کی جامع مسجد میں پہنچ گئے اس وقت شیخ ابوسعید ابوالخیر (قدس سرہٗ) وعظ کہہ رہے تھے۔ محمد معشوق نے اپنی قبا کا بند (جس کو وہ ہمیشہ کھلا رکھتے تھے) باندھ لیا۔ بندِ قبا باندھتے ہی ابوسعید خاموش ہوگئے (زبان کو یارائے گویائی نہ رہا) کچھ دیر کے بعد جب بولنے کی سکت پیدا ہوئی تو بولے اے سلطان عصر! اے سرور!! قبا کا بند کھول دیجئے کہ آپ نے اپنا بند باندھ کر ساتوں آسمانوں اور زمینوں کو باندھ دیا ہے۔

اللہ اللہ! یہ کیسے امّی تھے کہ علوم اولین وآخرین کے چشمے ان کی زبان ودل سے جاری تھے۔

پھر حضرت نے زبان مبارک سے فی البدیہہ شعر ارشاد فرمایا:۔

زہے معشوق چون بند قبا بست
ہزاران بند بر دل از جفا بست

خوشا معشوق بندش کی قبا کی
تو دل پہ گتھیاں ڈالیں جفا کی

ایک دن حضرت قدوۃ الکبرا کے سامنے عطاء علم غیبی کی بات نکلی فرمایا کہ اہل اللہ اور درویشوں کے لئے علم غیبی عطا کرنا اور پوشیدہ یچی باتوں کو ظاہر کردینا آش جو کھانے سے زیادہ آسان ہے۔

## حضرت قدوۃ الکبرا کا حضرت نورالعین سے تصرف کروانا

حضرت کی خاطر شریف میں اکثر یہ بات پیدا ہوتی کہ حضرت نورالعین کے تصرف کو دوسروں کے اندر بچشم خود ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ حضرت کا کمال تصرف بعینہ ان میں سرایت کرچکا ہے یا نہیں جیسا کہ استاد شاگرد کی تربیت کرتا ہے تو اس کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ اپنی تربیت کا اثر اپنے شاگرد میں بچشم خود ملاحظہ کرے تاکہ اس میں یہ اعتماد پیدا ہوجائے کہ اس کی تربیت اثر کرچکی ہے اور اگر شاگرد کے معاملہ میں کہیں خامی رہ گئی ہو تو اس خامی کا تدارک کردے اس خیال کے پیش نظر حضرت قدوۃ الکبرا نے حضرت نورالعین سے ارشاد کیا کہ امیر علی بیگ نے ایک عرصہ دراز سے اس خاندان اور دودمان عالی کی خدمت کی ہے۔ اب اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ وہ راہ سلوک پر گامزن ہو اور طریقت کے سفر کو اختیار کرے اور کسی نے بھی اس کی باطنی تربیت اب تک نہیں کی ہے میں چاہتا ہوں کہ تم میرے سامنے ہی اس کی تربیت معنوی میں مشغول ہوجاؤ تاکہ میں اس کا اثر ملاحظہ کروں اور مجھے تمہاری قوت تصرف پر بھی اعتماد ہوجائے۔

حضرت نورالعین نے جب یہ سنا تو ازروئے انکسار، عجز واضطرار عرض کیا کہ جہاں آسمان ہدایت کا آفتاب اور زمانہ پیشوائی کا سلطان جمشید جناب کے رحم وکرم کے محل سرائے شرافت میں جلوہ افروز ہو وہاں میری کیا طاقت ہے اور اللہ تعالیٰ اس آفتاب عالمتاب پر زوال نہ ڈالے بالنبی والہ الامجاد۔

# اور تاریخی بت توڑ دیا گیا

ڈاکٹر عزیزہ عابد افغانی

سلطان محمود غزنوی پورے جاہ و جلال کے ساتھ دارالحکومت غزنی میں دربار لگائے بیٹھا تھا۔ درباری ادب سے دو رویہ کھڑے تھے۔ سامنے مرصع فرش پر امرائے سلطنت حاضر تھے۔ تصوف و معرفت کے نکات پر گفتگو چل نکلی۔ اولیاء اللہ کی عظمت و شان کا ذکر ہوا' تو سلطان نے کہا:

''اولیاء اللہ کے مقام کا کیا کہنا! ان کی صحبت میں بیٹھ کر تو انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔''

یہ سن کر ایک امیر جس کا نام عبدالرحمن تھا' کھڑا ہوا اور نہایت ادب سے عرض کی:

''اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمان کے اقبال کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے' خرقان میں حضرت ابوالحسن بھی ایک ایسے ہی ولی اللہ ہیں۔ غلام نے کئی بار ان کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا ہے۔ ان کا کوئی عمل بھی سنت نبوی ﷺ سے ہٹا ہوا نہیں ہے۔''

''اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمان کے اقبال کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے' خرقان میں حضرت ابو الحسن بھی ایک ایسے ہی ولی اللہ ہیں۔ غلام نے کئی بار ان کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا ہے۔ ان کا کوئی عمل بھی سنت نبوی ﷺ سے ہٹا ہوا نہیں ہے۔''

''تو ایسے ولی اللہ کی ہمیں ضرور زیارت کرنی چاہئے۔''

سلطان نے حکم دیا کہ خرقان جانے کی تیاری کی جائے۔

چند روز بعد سلطان خدم و حشم کے ساتھ غزنی سے خرقان جا پہنچا۔ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمہ کی خانقاہ کے قریب شاہی خیمے نصب ہوئے۔ سلطان نے قاصد کے ذریعے شیخ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ محمود زیادت کی غرض سے غزنی سے حاضر ہوا ہے۔ براہ کرم میرے خیمے تک آنے کی تکلیف فرمائیں۔ سلطان نے قاصد کو یہ بھی ہدایت کی کہ اگر شیخ آنے سے انکار فرمائیں' تو ان کے سامنے قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھنا: ''اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اللہ کے رسول ﷺ کی اور حاکم کی جو تم میں سے ہو۔''

قاصد شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان کا پیغام پہنچایا۔ شیخ نے فرمایا:

''مجھے معذور جانو۔''

قاصد نے آیت تلاوت کی' اور کہا: حاکم کی اطاعت ضروری ہے۔

شیخ نے کہا: ''میں ابھی اطیعو اللہ میں ایسا مستغرق ہوں کہ اطیعو الرسول کے معاملے میں نادر اور شرمسار ہوں۔''

یہ کہہ کر ان پر گریہ طاری ہوا اور دیر تک روتے رہے۔ قاصد نے واپس جا کر تمام ماجرا سلطان کی خدمت میں عرض کیا۔ شیخ کی باتیں سن کر سلطان پر بھی رقت طاری ہوگئی۔ طبیعت سنبھلی تو اٹھا اور دیوانہ وار شیخ کی خانقاہ کی طرف چل دیا۔

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ اپنی خانقاہ میں مصلی بچھائے بیٹھے تھے۔ سلطان ادب سے سلام کر کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ شیخ نے آنے کا مقصد پوچھا' تو سلطان نے کہا:

''حضرت بایزید بسطامیؒ کی باتیں سننے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔''

شیخ نے فرمایا:

''بایزید فرماتے تھے کہ جس نے مجھے دیکھا' بدبختی اس سے دور ہوگئی۔ (یعنی وہ کفر و شرک سے محفوظ ہوگیا)

سلطان نے کہا: رسول اکرم ﷺ کو ابوجہل' ابو لہب اور دوسرے منکروں نے دیکھا' لیکن وہ بد بخت کے بد بخت (یعنی کافر ہی رہے۔ کیا بایزید کا درجہ (نعوذ باللہ) زیادہ بلند ہے؟

یہ سننا تھا کہ شیخ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا۔ جلال کے عالم میں فرمایا:

''محمود! حد ادب سے مت بڑھو۔ رسول اکرم ﷺ کو صرف صحابہ کرام ہی نے دیکھا تھا۔ ابولہب اور ابو جہل نے تو فی الحقیقت آپ ﷺ کو دیکھا ہی نہیں۔ کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی:

''وتراھم ینظرون الیک وھم لایبصرون''

کہ اے رسول! تو ان کو دیکھتا ہے جو تیری طرف نظر کرتے ہیں'' حالانکہ وہ تجھ کو نہیں دیکھتے۔''

یہ سن کر سلطان نے معافی چاہی اور درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔

شیخ نے فرمایا:

(1) ایسی چیزوں سے پرہیز کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

(2) نماز ہمیشہ باجماعت ادا کرو۔

(3) سخاوت کو اپنا شعار بناؤ۔

(4) اللہ کے بندوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرو۔


شیخ نے فرمایا:

(1) ایسی چیزوں سے پرہیز کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

(2) نماز ہمیشہ باجماعت ادا کرو۔

(3) سخاوت کو اپنا شعار بناؤ۔

(4) اللہ کے بندوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرو۔


سلطان نے کہا: میرے لئے دعائے خیر فرمایئے۔ حضرت شیخ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! سب مومنین و مومنات کو بخش دے۔''

سلطان نے عرض کی:

میرے لئے خاص دعا فرمایئے۔

شیخ نے کہا: اللہ تیری عاقبت محمود فرمائے!

اس کے بعد سلطان نے اشرفیوں کی ایک تھیلی شیخ کے سامنے رکھی اور کہا: یہ نذر قبول فرمایئے۔ شیخ نے جو کی روٹی سلطان کے سامنے رکھی اور فرمایا: یہ تمہاری دعوت ہے' اس کو تناول کرو۔

سلطان نے جو کی روٹی کھانا شروع کی' لیکن پہلا

ہی نوالہ حلق میں اٹک گیا۔

یہ حالت دیکھی تو شیخ نے پوچھا: کیا نوالہ حلق میں اٹکتا ہے؟

سلطان نے اثبات میں جواب دیا' تو شیخ نے فرمایا: تو یہ اشرفیوں کی تھیلی بھی میرے حلق میں اٹکے گی۔ اس کو اٹھا لو۔ یہ اشرفیاں بادشاہوں کی خوراک ہیں۔ فقیر کے لئے جو کی روٹی ہی نعمت عظمیٰ ہے۔ سلطان نے اشرفیاں قبول کرنے پر اصرار کیا' تو فرمایا: محمود یاد رکھ ان اشرفیوں پر نہ تیرا حق ہے' نہ میرا۔ ان کو قوم کی امانت سمجھ۔ اگر تو انہیں قوم کی مرضی کے خلاف تقسیم کرے گا' تو قوم کے مال میں خیانت کرے گا۔ اگر تو ان اشرفیوں کو خیرات ہی کرنا چاہتا ہے' تو ملک میں بہت سے مساکین ہیں۔ جب تو سو جاتا ہے' تو وہ اس لئے جاگتے ہیں کہ ان کے پیٹ خالی ہوتے ہیں۔ ملک میں ایسے شریف اور سفید پوش بھی موجود ہیں' جو بظاہر آسودہ حال نظر آتے ہیں' لیکن عسرت اور ناداری نے ان کے سینوں کو چھلنی کر رکھا ہے۔ وہ اپنی خودداری قائم رکھنے کے لئے کسی کے آگے دست سوال نہیں پھیلاتے۔ اگر تو ان کی خبر گیری نہیں کرے گا' تو یاد رکھ' یہ قیامت کے روز رب ذوالجلال کے سامنے تیرا گریبان پکڑیں گے' اور کہیں گے کہ یہی وہ شخص ہے جو غیر مستحق لوگوں میں مال بانٹتا تھا اور مستحقین کو بھوکا رکھتا تھا۔

شیخ کی یہ بات سن کر سلطان دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ جب حالت سنبھلی تو عرض کیا: آپ مجھ سے کچھ قبول نہیں فرماتے' تو مجھے ہی کوئی تبرک عنایت فرمائیے۔ یہ سن کر شیخ نے اپنا کرتا اتارا' اور سلطان کو دے دیا۔ سلطان نے ادب سے کرتے کو چوما اور اجازت طلب کی۔ شیخ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور دروازے تک سلطان کو چھوڑنے کے لئے آئے۔ سلطان نے پوچھا: حضرت! یہ کیا بات ہے' جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' تو آپ نے میری طرف التفات بھی نہیں فرمایا۔ اب رخصت کے وقت اتنی عزت افزائی کیوں فرما رہے ہیں؟ شیخ نے فرمایا: "جب تم فقیر کے حجرے میں آئے تھے' تو تمہارے دماغ میں بادشاہی کی بو تھی' مگر اب رخصت کے وقت یہ حال نہیں ہے"۔

سلطان نے پوچھا: حضرت! یہ کیا بات ہے' جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' تو آپ نے میری طرف التفات بھی نہیں فرمایا۔ اب رخصت کے وقت اتنی عزت افزائی کیوں فرما رہے ہیں؟ شیخ نے فرمایا: "جب تم فقیر کے حجرے میں آئے تھے' تو تمہارے دماغ میں بادشاہی کی بو تھی' مگر اب رخصت کے وقت یہ حال نہیں ہے"۔

## سومنات پر حملہ:

اس واقعے کو چند سال نہ گزرے تھے کہ سلطان محمود غزنوی 415 ہجری مطابق 1024ء میں کفر زار "سومنات" پر حملہ کی غرض سے' پنجاب' جنوبی سندھ اور کچھ سے گزرتا ہوا ایک کاٹھیاواڑ کے دارالحکومت انہل واڑہ

کے میدان میں لشکر اسلام کیساتھ نمودار ہوا۔ یہ دیکھ کر راجہ اور پرجا سب حیران رہ گئے۔ راجہ نے بھاگ جانے میں عافیت جانی۔ سلطان اسلامی لشکر کے ساتھ بے روک ٹوک گجرات میں داخل ہوگیا اور سومنات کے سامنے آن پہنچا۔ پجاریوں اور منجموں نے فصیلوں پر چڑھ کر لشکر اسلام کو دھمکیاں دیں۔ جواب میں مسلمانوں نے تیر پھینکے تو بھاگ کر مندر کے بالا حصار میں جا گھسے۔ مسلمانوں نے کمند ڈال کر اور چڑھنا شروع کیا' تو قلعے کے محافظ راجپوت دوڑے آئے اور دو دن تک ایسا جم کر مقابلہ کیا کہ قلعہ سومنات فتح نہ ہوسکا۔ بہت سے محافظ اور پہرے دار مارے گئے۔

اس عرصہ میں مندر کے بچانے کے لئے آس پاس کے کئی ہندو راجے اپنی فوجیں لے کر پہنچ گئے۔ شہر پناہ کے سامنے خون ریز جنگ ہوئی۔ اس دوران ہندوؤں کو تازہ کمک پہنچ رہی تھی۔ لڑائی کے دوران ایک موقع ایسا آیا کہ مجاہدین نرغے میں آگئے۔ سلطان نے یہ مشکل وقت دیکھا تو حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کا پیراہن منگوایا۔ سلطان اسے پہن کر سجدہ میں گر گیا اور دعا کی: الٰہ العالمین! شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کے پیراہن کا واسطہ' مسلمانوں کو کافروں پر فتح یاب فرما! پھر گھوڑے کو تیز دوڑاتا ہوا سخت گھمسان میں در آیا۔ مجاہدین نے جب سلطان کو اپنے درمیان پایا' تو اس بے جگری سے لڑے کہ ہندوؤں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ یہ حال دیکھ کر قلعہ کے اندر موجود راجپوتوں کا دل بھی بیٹھ گیا۔ وہ جان بچانے کی غرض سے بھاگ گئے۔ اب مجاہدین کو روکنے والا کوئی نہ رہا۔

قلعہ فتح ہوگیا' تو سلطان چند جانثاروں کے ساتھ زمین دوز راستے سے مندر میں داخل ہوا۔ مندر کا بڑا ایوان چھ ستونوں پر قائم تھا۔ چھت اور ستونوں پر نگینے اور جواہرات جڑے تھے اور سب سے بڑا (مہادیو) کا بت مرصع کاری کا نمونہ تھا۔ مندر کے سب مہنت پجاری سلطان کے قدموں میں گر گئے اور گڑگڑائے کہ اس تاریخی بت کو نہ توڑا جائے۔ اس سے ہمارے آباؤ اجداد کی یادیں وابستہ ہیں۔ اس کے بدلے میں جتنی بھی مال و دولت درکار ہو ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس موقع پر سلطان نے جو جواب دیا وہ ضرب المثال ہوگیا ہے اور تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ سلطان محمود غزنوی نے بتوں کے ان رکھوالوں سے کہا:

"میری آرزو ہے کہ قیامت کے دن میں محمود بت شکن کے نام سے پکارا جاؤں۔ محمود بت فروش نہ کہلاؤں۔"

یہ کہہ کر اپنا فولادی گرز گھما کر اس زور سے اس بت پر مارا کہ وہ بت جس کو صدیوں سے سجدے کئے جاتے تھے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زمین پر آن گرا۔ یہ دیکھ کر سلطان اور اس کے ساتھیوں نے اس زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا کہ مندر کے در و دیوار گونجنے لگے اور ہندو مہنت اور پجاری خوف سے لرزنے لگے۔

# اسلامی نصب العین

خطاب مبلغ الاسلام حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ندیم احمد ندیم قادری نورانی

اللہ قادر مطلق کا شکر ادا کرنا میرا اولین خوش گوار فرض ہے، جس نے مجھے اس مرکز میں آکر اپنے عظیم ترین اور آخری رسول حق پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیغامِ محبت پہنچانے کا موقع عطا فرمایا۔ اس کے بعد مجھے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے لندن میں میرے قیام کے دوران میرے مشن کی تکمیل میں اخلاقی طور پر میری معاونت فرمائی۔

مجھے اپنے بھائی ڈاکٹر علی حسن عبد القادر کے اظہار تشکر کے لیے الفاظ نہیں مل رہے ہیں۔ وہ اسلامی اخوت کا ایک مجسمہ ہیں۔ جو انمول تعاون مجھے ان سے حاصل ہوا اس کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) ان کو برکتوں سے نوازے!

جلالۃ الملک مصر کے فاروق الاول نے اسلامک کلچرل سینٹر (اسلامی ثقافتی مرکز) قائم کر کے تمام عالمِ اسلام کو ممنون و مشکور کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے اپنے عظیم اسلاف کی اعلیٰ روایت کی پیروی کی ہے۔ اللہ (عزّ وجلّ) انہیں اس کی برکات سے مالا مال فرمائے اور انہیں اور دیگر حکام کو اشاعتِ اسلام کے مقصد کو مزید ترقی دینے کی توفیق عطا فرمائے!

میرے دوستو! اسلامی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان کو پیدائشی مبلغ کے فرائض ضرور سرانجام دینے چاہئیں کیونکہ قرآن پاک میں مسلمانوں کو ''بہترین امت'' کہا گیا ہے (۴ پارہ سورہ آل عمران آیت ۱۱۰) اس بنیاد پر کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی (برائی) سے منع کرتے ہیں۔ لہٰذا، اگر موجودہ دور کے (بھی) مسلمان اس فریضے کو پورا کریں، تو وہ اس خطاب کے مستحق ہوں گے۔ اگر مسلمان اس فریضے کی ادائیگی میں غفلت برتیں گے تو اُن کا شمار اس دنیا اور خدا کے حضور حساب کے وقت بہترین امت کے برعکس دوسرے قسم کے لوگوں میں ہوگا۔ تاریخ اس حقیقت کی گواہی دیتی ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اسلام کے متحرک اور اثر آفریں پیغام کو پہنچانے کا مفوّضہ (سونپے ہوئے) کام کو پورا کرنے کا سلسلہ جاری رکھا وہ تمام اقوام کے بھی لوگوں میں قابلِ رشک مقام کے حامل رہے۔ اس فریضے سے غفلت انہیں پستی میں لے گئی اور ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ ایک بار پھر اس کی طرف لوٹ آئیں تو وہ اپنا کھویا

میرے دوستو! اسلامی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان کو پیدائشی مبلغ کے فرائض ضرور سرانجام دینے چاہئیں کیونکہ قرآن پاک میں مسلمانوں کو ''بہترین امت'' کہا گیا ہے (۴ پارہ سورہ آل عمران آیت ۱۱۰) اس بنیاد پر کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی (برائی) سے منع کرتے ہیں۔ لہٰذا، اگر موجودہ دور کے (بھی) مسلمان اس فریضے کو پورا کریں، تو وہ اس خطاب کے مستحق ہوں گے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہوا مقام دوبارہ حاصل کرلیں گے۔

اس طرح کی احیا یعنی تبلیغ اسلام کی سرگرمی کی ضرورت بے شک آج سے پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ ان تمام ذرائع جو مخالفینِ اسلام نے اسلام کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے استعمال کیے ان میں کوئی ذریعہ اتنا کارگر ثابت نہ ہوا جتنا کہ ''جھوٹا پروپیگنڈا'' کہ جس نے بعض اوقات خطرناک ترین صورتیں اختیار کیں۔ بوس ورتھ سمت

☆ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(پارہ:۴، سورۂ آلِ عمران، آیت:۱۱۰)

اُردو ترجمہ کنز الایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ:

''تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں؛ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو؛ اور اگر کتابی ایمان لاتے تو ان کا بھلا تھا۔ ان میں کچھ مسلمان ہیں اور زیادہ کافر۔''

(Bosworth Smith) نے اپنی کتاب Muhammad and Muhammadanism (محمد اور محمد ہئت) میں ان تہمتوں اور بہتانوں کا مختصر حال بیان کیا ہے اور نہ صرف اس نے بلکہ اور بہت سے دیانت دار غیر مسلم فُضلا (Scholars) نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اسلام سے زیادہ کسی اور مذہب پر بہتان نہیں باندھے گئے۔ غلط بیانی اور الزام تراشی کی اس مہم نے کامیابی سے بھی کچھ زیادہ ہی نتیجہ حاصل کیا۔ آج اوسط درجے کا مغربی باشندہ اسلام کے متعلق ایسے نظریات رکھتا ہے جو ایمان کو محض متزلزل کرنے والے ہیں اور وہ اس دین سے اسی تناسب سے نفرت کرتا ہے کہ جس تناسب سے اسے اس دین سے محبت ہونی چاہیے تھی، بہ شرطیکہ وہ تصویر کا صحیح رُخ دیکھتا۔ اہلِ مغرب کے علاوہ مسلمانوں کی جماعت میں بھی کچھ خواتین وحضرات ایسے ہیں جو یک طرفہ مغربی تعلیم کی وجہ سے اسلام کی اسی تصویر کو دیکھتے ہیں جو اُن کے اسلام دشمن اساتذہ نے اُن کے سامنے کھینچی ہوئی ہوتی ہے اور نتیجتاً وہ غیر یقینی کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ مسلمان والدین کی اولاد ہیں؛ وہ عظیم اور اعلیٰ روایت کے وارث ہیں۔ مگر انہیں درست ذریعہ سے اس روایت کو جاننے کا موقع نہیں ملا؛ نتیجتاً وہ خود اپنے لئے اور اسلام کے لئے کمزوری کا باعث بن گئے ہیں۔

لہٰذا علومِ اسلامی کی نشر و اشاعت کی اہم ضرورت ہے اور (یہ نشر و اشاعت) مضبوط، منظم اور خوب مربوط کوشش کا تقاضا کرتی ہے اور اس کی منصوبہ بندی جدید حالات کے مطابق ہونی

ہمیں ایک طرف تو ایک اعلیٰ معیار کی اور مخلصانہ اسلامی فکری و معنوی مہم کی ضرورت ہے تو دوسری جانب شخصی کردار و مثال کے ذریعے نورِ اسلام کی شعاعیں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اس (تبلیغی) شعبے میں میرے تیس سالہ تجربے نے مجھے یہ باور کرایا ہے یہ بالآخر آدمی ہی ہے جو (دوسرے) آدمی کو کشش کرتا (کھینچتا) ہے۔

چاہیئے۔ میں مسلمانوں کو اس قسم کے رمی اور بے جان پروپیگنڈے کے خلاف متنبہ (خبردار) کرنا چاہتا ہوں جو بعض لوگوں نے اسلام کے نام پر جاری کر رکھا ہے (اس طرح کے) سطحی (بے وزن اور بے بنیاد) الزامات و اقدامات ہمارے حوصلے پست نہیں کر سکتے اس سطحی اقدامات کا عروج ہمیشہ چند روز ہی ہوتا ہے۔

ہمیں ایک طرف تو ایک اعلیٰ معیار کی اور مخلصانہ اسلامی فکری و معنوی مہم کی ضرورت ہے تو دوسری جانب شخصی کردار و مثال کے ذریعے نور اسلام کی شعاعیں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اس (تبلیغی) شعبے میں میرے تیس سالہ تجربے نے مجھے یہ باور کرایا ہے یہ بالآخر آدمی ہی ہے جو (دوسرے) آدمی کو کشش کرتا (کھینچتا) ہے۔ یہ مبلغ کے اپنے کردار کا عملی نمونہ ہی تو ہے کہ جسے دوسرے تمام تبلیغی امور پر اہمیت و برتری حاصل ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آج یقیناً ہم میں سے بہت سے لوگوں نے اپنی تاریخ کو بھلا دیا ہے۔

میں اپنے مسلمان دوستو کو یاد دلاتا ہوں کہ اسلام کے درست فکری ومعنوی تعارف کے علاوہ یہ ہمارے نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت ہی تھی جو انسانی تاریخ کی حیرت انگیز ترین انقلاب کی ضامن تھی۔ (میں) ایک بار پھر (کہوں گا کہ) اشاعتِ اسلام کی پوری تاریخ ان شخصیات کے گرد گھومتی ہے جو اپنی ذات میں اسلام کی چمکتی ہوئی تصاویر تھیں اور نہ صرف ان کے پاس علمِ دین تھا بلکہ نبی پاک (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی روحانی مقناطیسیت سے بھی ان کو حصہ ملا تھا۔ ہندوستان یا انڈونیشیا، چین یا افریقہ یا دنیائے اسلام کے کسی اور حصے میں اشاعتِ اسلام کی تاریخ پڑھیں اور دوبارہ پڑھیں آپ کو اتفاق سے ایک ہی جیسی داستان ملے گی۔ میری خواہش ہے کہ میرے مسلمان دوست اس تاریخ کا مطالعہ کریں اور پھر ان اقدامات پر نظر ڈالیں کہ جہاں اس رمی اور بے جان پروپیگنڈے پر لاکھوں پاؤنڈز (Pounds) خرچ کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح کے اقدامات ان لوگوں کی خاموش کوششوں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے جو اپنے تبلیغی اُمور پر تنہا اپنے اخلاص و تقویٰ نے ہی پر اعتماد کیے ہوئے ہیں، ہمارے عظیم اسلاف کے درخشاں تاریخی کارناموں کا تو ذکر ہی کیا جنہوں نے محض تبلیغی جدوجہد کے ذریعے پوری دنیا میں اسلام کے لئے راہ ہموار کی۔

**میرے دوستو! برطانیہ عظمیٰ (Great Britain) اور عالمِ اسلام کے درمیان گزشتہ ایک صدی سے جو قریبی تعلقات قائم رہے ہیں ان تعلقات نے ہمارے لئے یہ اور زیادہ لازم کر دیا ہے کہ ہم برطانوی قوم میں علوم اسلامی کی نشر و اشاعت کریں۔**

میں نے یہ ساری وضاحت اس اہم حقیقت پر زور دینے کے لئے کی ہے کہ ہماری طرف سے کوئی کوشش اس وقت تک بار آور ثابت نہیں ہوسکتی کہ جب تک یہ علمی وادبی حدود کو عبور نہ کرلے اور شخصی کردار کے عملی نمونے کی بنیاد پر اخلاق و روحانی میدان کے راستے کو جگمگا نہ دے۔

میرے دوستو! برطانیہ عظمیٰ (Great Britain) اور عالمِ اسلام کے درمیان گزشتہ ایک صدی سے جو قریبی تعلقات قائم رہے ہیں ان تعلقات نے ہمارے لئے یہ اور زیادہ لازم کر دیا ہے کہ ہم برطانوی قوم میں علومِ اسلامی کی نشر و اشاعت کریں۔ کیونکہ جتنا زیادہ انہیں اسلام کے بارے میں درست حقائق کا علم ہوگا، مسلمانوں کے لئے ان کا رویّہ اتنا ہی زیادہ دوستانہ ہوگا اور بالآخر یہ بین الاقوامی تعلقات اور خیر سگالی کا باعث ہوگا۔ مزید براں، برطانیہ ایک مرکز ہے جہاں علم کی تلاش میں دنیا کے تمام حصوں سے مسلمان نوجوان مسلمان خواتین و حضرات آتے ہیں۔ اسلام کے بارے میں ان نوجوانوں کو روشن اور واضح معلومات فراہم کرنا ضروری ہے تاکہ ایک طرف تو خلاف اسلام نظریات و عادات سے وہ خود کو بچا سکیں اور دوسری طرف وہ دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچانے والے بن سکیں۔

اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ عالمِ اسلام کا فرضِ منصبی ہے کہ وہ اسلامک کلچرل سینٹر، جو کہ شاندار اور مثالی انداز میں لندن کے اوسط میں واقع ہے، کو مستحکم کرے۔ مجوزہ مسجد کی تعمیر کی بھی ضرورت ہے، اُس استحکام کے پیشِ نظر جو اس مسجد کی تعمیر سے اس ملک سے اسلام کو پہنچے گا اور عمومی نفسیاتی اثرات کی وجہ سے بھی۔ مگر مسجد کا عابدین (عبادت گزاروں/نمازیوں) سے خالی رہنا بے ضابطگی (وخلافِ منشائے خداوندی) ہے۔ لہٰذا کسی بھی دوسری چیز سے پہلے ہمیں جس فکر و عمل کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہر مسلمان اسلامک (کلچرل) سینٹر کو اپنا سمجھے اور اسے ''مسلمانوں کا اجتماع گاہ بنانا'' اپنا فرض جانے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ یہاں اس قیمتی و مفید لائبریری، جو جلالۃ الملک کنگ فاروق نے اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے از راہِ نوازش و کرم عطیہ کی ہے، میں صرف مطالعہ کرنے کے لئے ہی نہ آئیں، بلکہ انہیں چاہئے کہ شرعاً جائز کھیلوں اور ثقافتی سرگرمیوں کی دیگر تمام صحت افزا صورتوں کے لئے (بھی) وہ اسے اپنا مرکز بنائیں۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں (دونوں) کے سامنے یکساں طور پر اسلام کی حقیقی و ذہنی و خیالی نیز عملی تصویر پیش کرنے کے لئے اس عظیم سرمائے، جو کہ اس عالیشان عمارت کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے، سے فائدہ اُٹھانا ہی (ہمارا) مقصد ہونا چاہئے۔

**مگر حقیقت یہ ہے کہ دینِ اسلام فطرت کے ساتھ ساتھ (فطرت کے عین مطابق) ہے اور حیاتِ انسانی کے تمام گوشوں کو محیط ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں انسانی سرگرمی کے تمام پہلوؤں، یعنی ایمان و عمل۔ ریاضتی و مجاہداتی، انفرادی و اجتماعی، معاشرتی و اخلاقی، سیاسی و معاشی (پہلوؤں) کے لئے کامل ہدایت موجود ہے۔**

دوستو! اسلام دین کے بارے میں اُن تصوّرات و خیال سے بالاتر اور ماورا ہے جو آج عام طور پر پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض لوگوں کے نزدیک دین صرف چند رسومات اور چند دعاؤں ہی کا مجموعہ ہے۔ بعض دیگر افراد کے نزدیک یہ چند مفروضہ اور فطری حقائق سے بالاتر اشیاء پر اندھے اعتقاد کا نام ہے جس کے متعلق عقلِ انسانی کچھ نہیں کہہ سکتی۔ کچھ اور لوگوں کے نزدیک

WWW.NAFSEISLAM.COM

"ism" (ازم یعنی کوئی عقیدہ یا نظریہ) کا مترادف ہے اور زندگی کے کسی خاص پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دین کی تعبیر انفرادی اعتقاد سے کرتے ہیں جس کی رو سے ہر شخص قیاس آرائی سے کام لیتے ہوئے کسی بھی چیز پر ایمان واعتقاد رکھنے میں آزاد ہوتا ہے اور اس کا معاشرتی زندگی اور اس کے معنی و اطلاقات سے کوئی علمی رشتہ نہیں ہوتا۔

بدقسمتی سے، یہ غلط خیالات وتصورات کسی نہ کسی طرح سے اسلام کے ساتھ بھی منسوب کیے جارہے ہیں۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ دینِ اسلام فطرت کے ساتھ ساتھ (فطرت کے عین مطابق) ہے اور حیاتِ انسانی کے تمام گوشوں کو محیط ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں انسانی سرگرمی کے تمام پہلوؤں، یعنی ایمان وعمل۔ ریاضتی ومجاہداتی، انفرادی واجتماعی، معاشرتی واخلاقی، سیاسی و معاشی (پہلوؤں) کے لئے کامل ہدایت موجود ہے۔ لہٰذا، اسلامی زندگی ایک ایسی زندگی ہے جو ان تمام پہلوؤں میں اسلامی رہنمائی کا عکس وروشنی ڈالتی ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کا ایمان ہو کہ خدا موجود ہے، دنیا ایک اخلاقی ضابطہ (Moral Order) ہے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اپنے منتخب نبیوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے ذریعے نوعِ انسان کو ہدایت عطا فرماتا ہے اور یہ کہ وہ اپنی خواہش اور اپنی تمام سرگرمیوں (اعمال) کو ان ہدایات کے تابع کرے جو اسے انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) کی وحی کے ذریعے حاصل ہوئیں۔ مسلمان وہ ہے جو ان سب باتوں پر ایمان لائے اور ان کے مطابق عمل کرے۔

لیکن لفظ ''ضابطہ'' (Code) سے ہم اس غلط فہمی کا شکار نہ ہوں کہ اسلام محض ایک معاشرتی نظریاتی نظام (Social Ideology System) ہے۔ بلکہ جیسا کہ پہلے نشان دہی کی جا چکی ہے کہ اسلام انسان کو اس تمام فطری ضروریات وحاجات میں ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ درحقیقت، اس کی ابتدا معاشرے کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ جس مقام پر فطری سائنس (Natural Science) کی حد ختم ہوتی ہے وہیں سے دینِ اسلام کی حد شروع ہوتی ہے، جہاں ہمارے طبعی حواس مزید آگے بڑھنے سے انکار کردیں، وہیں اس ''قائم بالذات'' ''حقیقتِ ابدی'' ''حقیقتِ اکبر'' (The Great Reality) یا سر اولیور لیج (Sir Oliver Ledge) کے الفاظ میں ''نامعلوم ذات'' (Unknown) سے متعلق فلسفیانہ بحث کا آغاز ہوتا ہے، جہاں ہماری فطری وطبعی صلاحیتیں اپنی بے بسی ومعذوری کا اعلان کردیں وہیں اسلام انسانی شعور وادراک کے عمیق تر نہاں (پوشیدہ خانوں یا حصوں یا مقامات) کی راہ دکھاتا ہے۔ وہ ایک طرف تو دعا اور عبادت کے ذریعے اور دوسری طرف ہماری

**اسلام میں روزمرہ کی پانچ نمازیں، دراصل روحانی غذا ہیں، جو دانستہ عمل کرنے والے مسلمان کی روحانی طاقت میں بالکل اسی طرح اضافہ کے باعث ہوتی ہے کہ جس طرح ہماری روزمرّہ کی وقتِ مقررہ پر لی جانے والی خوراک ہماری جسمانی بالیدگی کی ضامن ہے۔**

WWW.NAFSEISLAM.COM

معاشرتی سرگرمی کو روحانی نور (روشنی) سے ہم آہنگ کر کے حیات وموت اور اس نا قابلِ فہم و ادراک عظیم ذات (the Great Beyond) سے متعلق اسرار (رازوں) کے دروازے کھول دیتا ہے۔ کیوں کہ اسلام میں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے احکامات کی روشنی میں کیا گیا ہر عمل، خواہ وہ کیسا ہی دنیوی کیوں نہ ہو، "عبادت" ہے اور روحانی ترقی کا باعث ہے۔ اسلام میں روزمرہ کی پانچ نمازیں، دراصل روحانی غذا ہیں، جو دانستہ عمل کرنے والے مسلمان کی روحانی طاقت میں بالکل اسی طرح اضافہ کے باعث ہوتی ہے کہ جس طرح ہماری روزمرہ کی وقتِ مقررہ پر لی جانے والی خوراک ہماری جسمانی بالیدگی کی ضامن ہے۔ "خدا سے ناطہ جوڑ لینا اور، دین و دنیا کے ہر معاملے میں، معاشرتی زندگی کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نازل کردہ احکامات کے مطابق ڈھال لینا ہی 'اسلام' ہے۔"

میرے دوستو! زندگی کا ہر ضابطہ کسی خاص نصب العین سے تعلق رکھتا ہے۔ (کسی نصب العین کے بغیر) ہمارا کوئی ضابطہ حیات نہیں ہوسکتا۔ پریشانی و ابتری جو آج دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اس کا سبب حقیقتاً یہ ہے کہ آئیڈیل (نصب العین) کا یا تو خوب اچھی طرح سے تعین نہیں کیا جاتا یا پھر اس کا تعین محدود تناظر میں کیا گیا ہوتا ہے یا پھر قطعی طور پر وہ متعین ہی نہیں ہوتا۔ اسی لئے اسلام پہلا کام یہ کرتا ہے کہ وہ انسان کے لئے ایک معقول (عقل کے معیار پر پورا اترنے والا) نصب العین (مقصد) پیش کرتا ہے۔

قرآن پاک میں (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ o

(پارہ:۲۷، سورۃ الذّٰریٰت، آیت ۵۶)

**انگریزی ترجمہ:**

And I have not created the jinm and mankind except that they shall worship me

**انگریزی سے اردو ترجمہ:**

"میں نے جن اور نوعِ انسان کو پیدا نہیں کیا مگر صرف اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔"

حدیث قدسی میں اللہ (عزّ وجلّ) ارشاد فرماتا ہے:

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِكَيْ اُعْرَفَ.

(احقاق الحق، جلد ا، صفحہ:۴۳۱)

**انگریزی ترجمہ:**

I was a hidden treasure. I loved to be known. So i brought forth creation.

**انگریزی سے اردو ترجمہ:**

"میں ایک چُھپا ہوا خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے پہچانے جانے کے لئے مخلوق کو پیدا کیا۔"

ہماری تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ ہم اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اس کی صفات کے متعلق علم حاصل کریں۔ مزید برآں، اس کائنات کا ہر ذرہ اللہ (عزّ وجلّ) کی صفات کا مظہر ہے۔ لہٰذا جب کوئی مسلمان ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے کسی سائنسی مسئلے کی طرف متوجہ ہوتا ہے، خواہ وہ مسئلہ شعبہ ارضیات (Geology) سے متعلق ہو، خواہ علمِ ہیئت (Astronomy) یا علمِ کیمیا

(Chemistry) سے متعلق، تو اس مسلمان کا مقصود اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ) کی معرفت (کا حصول) ہی ہوتا ہے۔ قرآن پاک (میں اللہ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی) ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(پارہ:۴، سورۃ آل عمران:۱۹۰ تا ۱۹۱)

**انگریزی ترجمہ:**

Verily, in the creation of the heavens and the earth and the alternation of night and day , there are signs for men of understanding, who remember God, standing, sitting, and reclining, and ponder over the creation of the heavens and the earth, (and say;) 'Our Lord!' Thou has not created all this in vain. Glory be to thee, Preserve us from the doom of Fire'

**انگریزی سے اردو ترجمہ:**

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کی ہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور کہتے ہیں): (اے) ہمارے رب! تو نے یہ سب بے کار پیدا نہیں کیے ہیں۔ پاکی ہے تجھے۔ ہمیں آگ (جہنم) کے عذاب سے بچالے۔"

لہٰذا، ایک خالصتاً سائنسی مسئلہ بھی اسلام میں بڑی وقعت رکھتا ہے۔ سچا مسلمان سائنس داں (صرف) مادّی اسباب کی دریافت ہی پر نہیں رُک جاتا بلکہ اُس ناقابلِ فہم وادراک عظیم ہستی (Great Beyond) کی شان وقدرت کو سمجھنے کے لئے مزید آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اس طرح کا اندازِ فکر تب ہی ممکن ہے کہ جب معرفتِ الٰہی کے حصول کا مقصد ہمیشہ ہر شے پر مقدم رہے۔ چنانچہ قرآن پاک (میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب ﷺ سے) فرماتا ہے:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

(پارہ:۸، سورۃ الانعام:۱۶۲ تا ۱۶۳)

**انگریزی ترجمہ:**

Say: Verily, my prayer and my sacrifice, my life and my death are all for ALLAH the Lord of the worlds, Who hath no partner

**انگریزی سے اردو ترجمہ:**

"تم فرماؤ: بے شک میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور میری موت، سب اللہ کے لئے ہیں، جو سارے جہانوں کا رب (ہے)۔ (اور) جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔"

ایک دوسرے مقام پر قرآن پاک ہمیں یہ وظیفہ کرنے کا درس دیتا ہے:

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○

(پارہ:۲، سورۃ البقرۃ:۱۵۶)

**انگریزی ترجمہ:**

For God, we are and unto Him is our return.

**انگریزی سے اردو ترجمہ:**

''ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف ہماری مُراجعت (واپسی ر لوٹنا) ہے۔''

لہٰذا جب اللہ (تبارک و تعالیٰ) ہی مقصدِ اوّل (Ideal) ہوگا تب ہی ایسا ممکن ہے کہ کوئی مسلمان اپنی انفرادی و معاشرتی زندگی کے تمام گوشوں میں حکمِ الٰہی کی موافقت کرے۔ یہ اندازِ فکر ہمیں اس نقطے پر لے جاتا ہے کہ جہاں کسی مسلمان کو خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا کے اصول (یعنی اصولِ اعتدال: Golden Mean) پر، مقامی نقطۂ اعتدال (Local Point of Moderation) پر ثابت قدمی کے ساتھ قائم رہنا پڑتا ہے۔ اس نقطے سے بھٹکنے کا مطلب علمِ طب (Science of Medicine) میں ''امراض''، علمِ اخلاقیات (Science of Morals) میں ''ظلم و ناانصافی'' (Inequity) اور علمِ معاشرت (Science of Social Life) میں ''جنگ'' ہے۔ (اسی طرح) جب ہم اپنے مقصدِ اوّل اللہ (ربّ العزت) اور اس کے احکام سے روگردانی کرتے ہیں تو ہم اس چیز کے مرتکب ہوتے ہیں جسے مذہبی اصطلاح میں ''گناہ'' (Sin) کہا جاتا ہے اور اس کا نتیجہ جسمانی اعتبار سے: ''سرکش و باغی نوعِ انسان کو اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی طرف لوٹاتا''۔ خصوصاً ہمیں اپنے تعلیمی نظاموں کی اس طرح سے اصلاح کرنی چاہیے کہ نوجوان نسلیں خدا کی معرفت حاصل کرنا، اس سے محبت کرنا اور اس کی ہدایات پر عمل کرنا سیکھ سکیں۔ اسی سے دنیا میں امن اور صحت افزا ترقی کی یقین دہانی ہوسکے گی۔ اس کے بغیر ہم نوعِ انسان سے، جنگ، فساد اور تباہی کے گڑھے میں گر کر مزید گہرائی میں جاتے رہنے کی توقع کرسکتے ہیں۔

میرے دوستو! مجھے افسوس ہے کہ میں امریکا، جہاں میں کل روانہ ہورہا ہوں، میں بعض اہم مصروفیات کے باعث اس ملک میں اپنے قیام کو طول نہیں دے سکتا۔ لہٰذا، میں یہ پیغامِ اسلام کے اُن مدّاحوں اور حامیوں کے سپرد کرتا ہوں جو یہاں مستقل رہائش پذیر ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ (اپنے کردار و عمل کا) بہترین نمونہ پیش کرکے (اشاعتِ اسلام کے) مقصد کے لئے اپنی خدمات سرانجام دیں گے۔

**﴿معذرت﴾**

ماہ ستمبر کے رسالے میں مضمون بعنوان کھجور کے مضمون نگار کا نام غلطی سے سید اشرف جیلانی لکھ دیا گیا تھا۔ جبکہ وہ مضمون حکیم حنان صاحب نے تحریر کیا تھا۔ حکیم سید اشرف جیلانی نے اس مضمون کا انتخاب کیا تھا۔

ہم ادارۂ الاشرف کی جانب سے صاحب مضمون اور قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

# مسافرِ حرمین

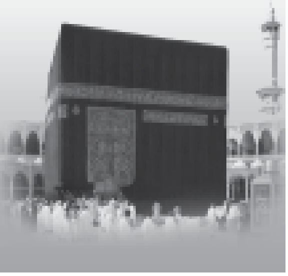

از قلم: ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی

**گذشتہ سے پیوستہ۔**

جبل اُحد کافی لمبا ہے کسی بھی جگہ سے اس کے قریب جایا جاسکتا ہے لیکن ہم اس مقام پر جانا چاہتے تھے جہاں جنگ احد کے دوران جب کافروں نے نبی کریم ﷺ پر شدید حملہ کیا آپ زخمی ہوئے اور دندان مبارک شہید ہو گئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ ﷺ کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے جبل اُحد پر ایک چٹان تھوڑی سی کھلی ہوئی تھی اس کھلی ہوئی جگہ جب صحابہ نے حضور علیہ صلوٰۃ والسلام کو بٹھایا اور سرکار تشریف فرماں ہوئے تو چٹان خود بخود کشادہ ہو گئی پھر صحابہ نے اسی مقام پر سرکار دو عالم ﷺ کے زخموں کو صاف کر کے پٹی باندھی وہ جگہ آبادی کے بالکل پیچھے ہے اور وہاں پہنچنے کے لئے گلیوں سے گزرنا پڑتا ہے اسی لئے ہر شخص وہاں نہیں پہنچ پاتا ابوالحسن صاحب کو یہ راستے معلوم تھے وہ ہمیں لے کر اسی مقام کی طرف روانہ ہوئے۔اب آگے پڑھئے

اور مختلف گلیوں سے ہوتے ہوئے بالکل جبل اُحد کے قریب پہنچ کر گاڑی روک دی جب ہم نے گاڑی سے اتر کر دیکھا تو وہ چٹان سامنے نظر آرہی تھی لیکن کچھ لوگ پہلے بھی موجود تھے ہم بھی جبل اُحد پر چڑھے بلال اشرفی اور فیضان اشرف ہمارے ساتھ تھے ہم چاہتے تھے کہ اس چٹان تک جائیں جہاں سرکار تشریف فرماں ہوئے تھے لیکن وہاں پہلے ہی کچھ خواتین اور مرد موجود تھے اس لئے ہم اوپر نہیں گئے نیچے ہی کھڑے ہو کر اس کی زیارت کر کے واپس آگئے۔جنتی پہاڑ کو قریب سے دیکھنے اور اس پر چڑھنے کی خواہش پوری ہو گئی یہاں مناسب معلوم ہوتا تھا کہ جبل اُحد کی فضیلت بیان کی جائے تا کہ قارئین کو پتہ چلے کہ یہ کیسی عظمت وفضیلت والا پہاڑ ہے۔

حضور پر نور ﷺ نے جبل اُحد کو دیکھ کر فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۹۳)

غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر کوئی شخص سخت دل اور بے رحم ہو یعنی اس کے دل میں کسی کے لئے محبت اور کسی کے لئے رحم نہ ہو تو اسے سنگ دل کہتے ہیں یہ مثال اس لئے دی جاتی ہے کہ اس کا دل پتھر کی طرح سخت ہے لیکن ہمارے آقا ﷺ کی شان یہ ہے کہ آپ نے اپنی محبت پتھر (پہاڑ) کے اندر بھی پیدا کر دی پتہ چلا کہ اُحد ایک ایسا مقدس پہاڑ ہے جو ہمارے آقا ﷺ سے محبت کرتا ہے اور آپ ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اُحد پہاڑ پر چڑھے حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی ہمراہ تھے پہاڑ ہلنے لگا آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں

۔(صحیح بخاری حدیث ۳۶۷۵)

’’جبل اُحد مدینہ منورہ کی حدود میں شمالی جانب واقع ہے اس کی لمبائی مشرق سے مغرب کی طرف ہے۔ مسجد نبوی سے اس کا فاصلہ ۴ کلو میٹر ہے۔ اس کی لمبائی ۷.۳۴ کلو میٹر چوڑائی ۳.۱۴ کلو میٹر محیط ۱۹ کلو میٹر سطح زمین سے اس کی اعلیٰ چوٹی ۳۰۰ میٹر سطح سمندر سے اس کی اعلیٰ چوٹی ۱ کلو میٹر ہے۔ (تاریخ مدینہ منورہ ۸۶ مطابع الرشید)

اُحد بڑا مبارک و مقدس پہاڑ ہے ایک دوسری حدیث شریف کے مطابق اُحد جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اس پہاڑ کو یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ انبیاء نے اس پر قیام فرمایا حضرت ہارون علیہ السلام تو ہمیشہ کے لئے اس پر آرام فرماں ہوگئے کیونکہ ان کا مزار مبارک بھی اُحد پہاڑ پر ہے چنانچہ ابی منذر فرماتے ہیں کہ انہیں سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ نے بیان کیا کہ جب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام حج بیت اللہ کے لئے آئے تو مدینہ منورہ سے گزر ہوا اس مقام پر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے شہر ہونے کے آثار پائے۔ (خلاصۃ الوفاء)

علامہ سمھودی صاحب وفاء الوفاء نے دوسری روایت یہ بھی بیان کی ہے کہ جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام دونوں بھائی حج بیت اللہ کے لئے آئے تو دونوں نے مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ان دنوں یہ شہر یہود کا مرکز تھا احتیاط کے طور پر دونوں بھائیوں نے اُحد پہاڑ کی چوٹی پر قیام فرمایا اور اُحد شریف پر ہی حضرت ہارون علیہ السلام کا وصال ہوا حضرت ہارون علیہ السلام کے وصال پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُحد شریف کی چوٹی پر ہی قبر بنائی اور آپ کو قبر شریف میں اُتارا تو جی بھر آیا اور کہا بھائی آپ فوت ہوگئے یہ فقرہ فرمانا تھا کہ ہارون علیہ السلام قبر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس طرح عملاً اپنی حیات کا ثبوت پیش کیا اور پھر لیٹ گئے

(خلاصہ ۱۰۹)

اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں حضرت ہارون علیہ السلام کا مزار مبارک اُحد پہاڑ پر کس جانب واقع ہے یہ ہمیں کسی کتاب میں نہیں ملا اگر قارئین میں سے کسی کو اس کا علم ہو تو ضرور ہمیں مطلع کریں تاکہ مزار مبارک کی زیارت کا شرف حاصل کیا جائے۔

## جبل رماۃ

جبل اُحد کے سامنے ایک چھوٹا پہاڑ ہے جسے جبل رماۃ کہتے ہیں یہ وادی قناۃ کے کنارے اور شہدائے اُحد کے جنوب جانب واقع ہے یہ وہی پہاڑ ہے جس پر نبی کریم ﷺ نے جنگ اُحد کے دوران پچاس تیر اندازوں کا دستہ مقرر کیا تھا اس دستہ کی قیادت حضرت عبداللہ بن جُبیر رضی اللہ عنہ کر رہے تھے سرکار ﷺ نے فرمایا تھا کہ دشمن کے سواروں کو پیچھے سے حملہ آور ہونے سے روکنا جنگ کے نتائج کچھ بھی ہوں تم یہاں ثابت قدم رہنا اور اپنی جگہ سے نا ہٹنا جب کفار کو شکست ہوئی تو دستہ کے اکثر افراد نے خیال کیا کہ اب جنگ ختم ہو چکی ہے لہٰذا انہوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور مال غنیمت جمع کرنے میں لگ گئے کفار نے محاذ خالی دیکھا تو مسلمانوں کے پیچھے سے اچانک حملہ کر دیا نتیجتاً کافی تعداد میں مسلمان شہید ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہوئے اور آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے ایک روایت کے مطابق اسی پہاڑ کے مشرقی دامن میں چھپ کر وحشی نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا جنھیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سید الشہداء کا لقب عطا فرمایا تھا۔

’’جبل اُحد سے رماۃ کا فاصلہ ۸۱۵ میٹر ہے شہدائے اُحد کے مزارات

WWW.NAFSEISLAM.COM

سے فاصلہ ۵۷ میٹر ہے۔جبل رماۃ کی لمبائی ۷۷ میٹر ہے چوڑائی ۵۵ میٹر محیط ۲۸۱ میٹر اور بلندی ۲۰ میٹر ہے‘‘۔ (تاریخ مدینہ منورہ ۸۸)

جبل اُحد کو قریب سے دیکھنے کے بعد ہم یہاں سے روانہ ہوئے صبح کیونکہ نماز فجر کے فوراً بعد روانہ ہو گئے تھے۔ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اس لئے بھوک لگ رہی تھی ابوالحسن صاحب نے ایک جگہ گاڑی روکی سامنے ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا وہ وہاں سے چار برگر لے آئے ان میں آملیٹ تھا ہم سب نے وہ برگر کھائے پھر چائے پی اور روانہ ہو گئے ابوالحسن صاحب نے ہمیں ہوٹل پر چھوڑا ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا وہ اپنے ہوٹل کی جانب روانہ ہو گئے اور ہم اپنے کمرے میں آکر سو گئے تین چار گھنٹے آرام کرنے کے بعد وضو کیا ظہر کے لئے مسجد نبوی گئے جماعت ہو چکی تھی ہم نے اپنی نماز ادا کی اور واپس آگئے برھان صاحب کا فون آیا کہ ہم آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں ہم نے انہیں اپنے ہوٹل کا پتہ سمجھا دیا کچھ دیر بعد وہ مسرور صاحب کے ساتھ آگئے۔ برھان صاحب ہمارے پرانے مقتدی ہیں گلبہار کی جامع مسجد غوثیہ میں راقم خطابت کرتا ہے برھان صاحب اور مسرور میاں یہ دونوں حضرات جمعہ کی نماز فقیر کی اقتداء میں ہی ادا کرتے ہیں ۲۰۰۶ء میں جب راقم رمضان المبارک میں عمرے کے لئے گیا تھا تو اس دوران بھی برھان صاحب نے بڑی خدمت کی تھی مدینہ منورہ میں ہم آٹھ روز رہے تو آٹھ روز تک سحری میں کھانا انہی کی طرف سے آتا تھا اس عمرے میں میرے ہمراہ والد محترم کے مرید جناب محمد اسماعیل غنی اشرفی صاحب تھے۔

برھان صاحب اور مسرور صاحب آئے انہوں نے ہوٹل کے نیچے دروازے پر پہنچ کر موبائل سے بتایا کہ ہم آگئے ہیں ہم نے انہیں کمرہ نمبر بتایا وہ اوپر آگئے بڑی گرم جوشی سے ملے دوران گفتگو انہوں نے بتایا کہ ہم نے کل میدان بدر جانے کا پروگرام بنایا ہے اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو ہمارے ساتھ چلیں ہم نے کہا ضرور چلیں گے ہماری تو عرصہ دراز سے یہ خواہش تھی کہ وہاں جائیں اور اس عظیم تاریخی میدان کی زیارت کریں جہاں اسلام کی پہلی جنگ لڑی گئی اور ۳۱۳ نے ہزاروں کو شکست دے کر اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا اور جس میدان میں شہدائے بدر آرام فرما ہیں گزشتہ عمروں کے دوران ہم نے کوشش کی کہ میدان بدر جائیں لیکن معلومات کرنے پر پتہ چلا کہ سعودی حکومت کی جانب سے وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے راستے میں میدان بدر آتا تھا لیکن اب علیحدہ راستہ بنا دیا گیا ہے جو میدان بدر سے ہٹ کر ہے اس لئے بھی وہاں جانا مشکل ہوتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی خاص طور پر وہاں چلا جائے تو وہاں شُرطہ (پولیس) موجود ہوتی ہے جو پوچھ گچھ کرتی ہے۔ اس لئے بھی ڈرائیور حضرات وہاں جانے کے لئے راضی نہیں ہوتے برھان صاحب نے ہمیں بتایا کہ حج کے زمانے میں ایسا نہیں ہوتا حاجیوں کے لئے یہ لوگ کچھ رعایت کرتے ہیں اس لئے ہم نے پروگرام بنالیا ہے اور ایک عربی ڈرائیور مل گیا ہے وہ لے جانے پر راضی ہے لہٰذا کل صبح ۱۰ بجے جانا ہے ہم نے کہا ہمارے ساتھ دو افراد بھی ہیں۔ فیضان اشرف اور دوسرے بلال اشرفی۔ برھان صاحب نے کہا ہمارے پاس تین افراد کی گنجائش ہے آپ تیار رہیں کل صبح دس بجے ہم آپ کے ہوٹل پر پہنچ کر مس کال دیں گے آپ نیچے آجایئے گا ہم نے کہا ٹھیک وہ ہم سے رخصت ہوئے اور ہم گھر فون کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

(جاری ہے)

## منقبت درمدح اشرف المشائخ قدس سرہ

صوفی محمد عادل حسین خاں سلطان

اک ولی ابن ولی ہیں احمد اشرف اشرفی
پیکر خلق نبی ﷺ ہیں احمد اشرف اشرفی

جان جانان نبی ﷺ ہیں احمد اشرف اشرفی
یعنی دلبندِ علی ہیں احمد اشرف اشرفی

سہروردی، نقشبندی، قادری چشتی بھی ہیں
باغ عرفاں کی کلی ہیں احمد اشرف اشرفی

حضرت مختار اشرف سے خلافت کے طفیل!
شاہ منور اشرفی ہیں احمد اشرف اشرفی

اصفیاء واذکیاء میں اتقیاء میں منفرد
واقف سر خفی ہیں احمد اشرف اشرفی

دامن امید ہر اک نے بھرا پایا یہیں
کس قدر اعلیٰ سخی ہیں احمد اشرف اشرفی

عادل ان کا حسن ظاہر آئینہ باطن کا ہے
ظاہر وباطن نبی ہیں احمد اشرف اشرفی

☆☆☆☆☆

## چراغ رہنما

مخدوم منور عارفی سلطان

نقیب اولیاء ہیں احمد اشرف
وہ مقبول الٰہ عالمیں احمد اشرف

کیا روشن چراغ اشرفی کو
بہت ہی اتقیاء ہیں احمد اشرف

ہیں اک قندیل حکمت منبع فیض
کہ شان حق نما ہیں احمد اشرف

نہیں ہے دوسرا ان جیسا کوئی
معرفت کی ضیاء ہیں احمد اشرف

فدا ہیں ان کے عاشق جان ودل سے
بہت ہی پارسا ہیں احمد اشرف

عبادت میں بسر کی عمر ساری
وہ مقبول خدا ہیں احمد اشرف

کروں تعریف کیا مخدوم ان کی
چراغ رہنما ہیں احمد اشرف

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

# الاشرف نیوز

صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی

## یوم وصال حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

۲؍رمضان المبارک بمطابق ۱۳؍اگست بروز جمعۃ المبارک جناب زبیر اشرفی صاحب کے ہاں حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یوم وصال کے سلسلے میں ایک تقریب منعقد ہوئی جناب محمود الحسن اشرفی نے بارگاہ رسالت میں نذرانہء عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت فخر المشائخ ابو المکرم سید محمد اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی نے اہل بیت کی فضیلت اور حضرت خاتون جنتؓ کی سیرت مبارکہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے آیات واحادیث کی روشنی میں یہ واضح کیا کہ اہل بیت کی محبت ہر مسلمان پر واجب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت خاتون جنتؓ کی سیرت مسلمان خواتین کے لئے نمونہ ہیں۔ آج اگر ہماری خواتین حضرت خاتون جنتؓ کی سیرت پر عمل کریں تو دنیا اور آخرت میں کامیابی وکامرانی حاصل کرسکتی ہیں۔ آپ نے ایک گھنٹے تک نہایت مدلل خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد محمود الحسن اشرفی نے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا۔ پھر ختم شریف پڑھا گیا۔ حضرت خاتون جنتؓ کی بارگاہ میں ایصال ثواب کا نذرانہ پیش کیا گیا اور پھر دعا ہوئی۔ محفل کے اختتام پر حاضرین کو لنگر شریف بھی کھلایا گیا۔ اس محفل میں ممتاز مذہبی اور سماجی رہنما جناب حاجی حنیف طیب صاحب مولانا رفیق عباسی صاحب (مدرس دار العلوم امجدیہ) جناب سراج صاحب (نور القرآن) مفتی نعیم صاحب، صاحبزادہ حکیم سید اشرف اشرفی جیلانی صاحب اور جناب اشفاق اشرفی صاحب کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام اہل سنت نے شرکت کی۔

## محفل نعت

۳؍رمضان المبارک بمطابق ۱۴؍اگست بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام ڈاک خانہ فردوس کالونی ایک عظیم الشان محفل نعت کا اہتمام کیا گیا جس میں جناب فرقان قادری، جناب ریحان قادری اور دیگر مشہور ومعروف نعت خواں حضرات نے شرکت کی۔ محفل نعت کی صدارت فخر المشائخ ابو المکرم سید محمد اشرف اشرفی جیلانی نے کی انہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ رمضان المبارک کا مبارک مہینہ ہم سب پر سایہ فگن ہو چکا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس دن کے دن اور راتوں کو عبادت وریاضت سے مزین کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اتنی راتیں فضول کاموں میں جاگ کر گزار دیتے ہیں اگر ایک رات سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ثناخوانی میں گزار دیں تو ہوسکتا ہے کہ یہی رات ہم سب کے لئے توشہء آخرت ثابت ہو۔ انہوں نے رمضان المبارک کی فضیلت پر آدھا گھنٹہ خطاب فرمایا۔ ان کے خطاب کے بعد دوبارہ نعت خوانی کا سلسلہ شروع ہوا جو سحری تک جاری رہا۔ جلسہ کی انتظامیہ نے سحری کا بھی انتظام کیا تھا اس طرح یہ روحانی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

## چھ روزہ ختم قرآن کریم

حضرت قبلہ اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ کے مرید خاص جناب حافظ محمد عامر احمد اشرفی صاحب نے حسب معمول اسی سال بھی چھ روزہ تراویح میں کلام پاک سنایا۔ جس کا اختتام چھ رمضان المبارک بمطابق ۱۷ اگست بروز منگل ہوا۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے بطور خاص اس میں شرکت فرمائی اور حفظ قرآن کی فضیلت پر خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تراویح کی جماعت کا باقاعدہ اہتمام حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا۔ اس وقت سے آج تک تراویح کی جماعت باقاعدہ پڑھی جارہی ہے۔ اور جب تک یہ پڑھی جاتی رہے گی۔ انشاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گی۔ اس وقت تک اس کا ثواب سیدنا فاروق اعظمؓ کی روح مبارک کو پہنچتا رہے گا انہوں نے کہا کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کا پڑھنا بھی عبادت سننا بھی عبادت اور عمل کرنا باعث نجات ہے۔ ان کے خطاب کے بعد صلوٰۃ وسلام ہوا۔ پھر حضرت نے خصوصی دعا فرمائی۔

## سالانہ محفل نعت

۹ رمضان المبارک بمطابق ۲۰ اگست بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد امیر حمزہ نزد پیٹرول پمپ پہلی چورنگی ناظم آباد میں ایک عظیم الشان محفل نعت کا اہتمام کیا گیا۔ یاد رہے کہ یہ محفل نعت ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں پابندی کے ساتھ ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ منعقد کی جاتی ہے جس میں ملک کے مشہور و معروف نعت خواں حضرات شرکت کرتے ہیں۔ اس محفل نعت کا آغاز بیس سال قبل جناب سید آصف علی اشرفی صاحب نے کیا تھا اور اب تک موصوف نے اسے باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھا ہوا ہے۔ حضرت قبلہ اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ رمضان المبارک میں ہر جمعہ کو جامع مسجد امیر حمزہ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس محفل نعت کی صدارت فرماتے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر اور جانشین فخر المشائخ ابو المکرم سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی اس محفل نعت کی صدارت فرماتے ہیں۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی آپ نے محفل نعت کی صدارت فرمائی۔ صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی اور مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے بھی ان محافل میں شرکت کی۔

## دس روزہ ختم قرآن کریم

۹ رمضان المبارک بمطابق ۲۰ اگست بروز جمعۃ المبارک کو ہر سال کی طرح اس سال بھی مدرسہ چمن زیب گل بہار میں دس روزہ تراویح کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعت اہل سنت کے جناب محمد حسین لاکھانی، پروفیسر رئیس احمد صاحب کے شرکت کی جبکہ خصوصی خطاب فخر المشائخ مدظلہ العالی نے فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے حافظ اور سامع صاحب کو تحائف دیے۔

## ختم قرآن کریم

۹ رمضان المبارک بمطابق بیس اگست بروز جمعۃ المبارک مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی کے فرزند سید

وجاہت اشرف جیلانی محمد جناب مدثر احمد صاحب کے صاحبزادے عاطف اشرفی نے دس روزہ تراویح میں کلام پاک مکمل کیا۔دونوں صاحبان نے پندرہ، پندرہ پارے پڑھے۔ قرآن کریم کی اس محفل میں فخر المشائخ مدظلہ العالی، صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

## جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دس رمضان المبارک ۲۱ اگست بروز ہفتہ بعد نماز تراویح انجمن نوجوانانِ دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی فردوس کالونی میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت فخر المشائخ ابو المکرم سید محمد اشرفی جیلانی نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی تھے۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ایک گھنٹے نہایت مدلل خطاب فرمایا۔ان کے خطاب کے بعد ملک کے مشہور ومعروف نعت خواں حضرات نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ جلسہ میں صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید اعرف اشرف جیلانی مولانا حافظ سید ارشاد حسین اشرفی اور دیگر حضرات نے بھی شرکت کی۔ محفل نعت کا سلسلہ سحری تک جاری رہا۔ بعد ازاں حاضرین کو سحری بھی کرائی گئی۔

## اصلاحی وروحانی نشست

گیارہ رمضان المبارک مطابق ۲۲ اگست بروز اتوار بعد نماز تراویح بمقام جامع مسجد دار الصلوٰۃ لیاقت آباد میں ایک اصلاحی وروحانی نشست منعقد ہوئی جس سے فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔آپ نے فرمایا کہ رمضان المبارک اہل طریقت کے لئے موسم بہار ہے یہ مہینہ ہمیں تزکیہ نفس اور تزکیہ قلب کی تربیت دیتا ہے اس ماہ مبارک میں عبادت کرنے سے روح میں تازگی پیدا ہوتی ہے روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان تقویٰ وپرہیزگاری کے ذریعہ درجات ومراتب حاصل کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس ماہ مبارک کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس کے ہر ہر لمحہ کو عبادت وریاضت سے مزین کریں اور اس کے فیوض و برکات کو حاصل کریں۔ آپ نے ایک گھنٹے رمضان کی فضیلت اور اس میں کیے جانے والے روحانی اعمال پر روشنی ڈالی پھر صلوٰۃ وسلام اور دعا پر اس محفل کا اختتام ہوا۔

## ماہانہ فاتحہ حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ ۱۳ رمضان المبارک بمطابق ۲۴ اگست بروز منگل بعد نماز تراویح درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی میں منعقد ہوئی۔ مزار شریف کے پاس مختصر نعت خوانی ہوئی۔ بعد ازاں فاتحہ شریف ہوئی۔ مریدین و معتقدین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

## اظہار تعزیت

پندرہ رمضان المبارک بمطابق ۲۶ اگست بروز جمعرات بوقت صبح سات بجے اہل سنت کے جید عالم دین صاحب تصانیف کثیرہ فیض ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی بہاولپور میں وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف ایک علمی اور روحانی شخصیت تھے۔ انہوں نے پوری زندگی اسلام اور مسلک حق اہل سنت کی ترویج واشاعت میں گزاری۔ آپ نے حیات مبارکہ میں تین ہزار سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ بہاولپور میں ایک عظیم الشان مدرسہ جامعہ اویسیہ رضویہ کے نام سے قائم فرمایا آپ کے وصال سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ عرصہ دراز تک پر نہ ہوسکے گا۔ درگاہ عالیہ اشرفیہ میں حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے حضرت علام اویسی صاحب کے ایصال ثواب کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے اہل خانہ وتلامذہ سے تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے روحانی فیض کو تادیر جاری وساری فرمائے اور موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

## یوم شہدائے بدر

۱۷ رمضان المبارک بمطابق ۲۸ اگست بروز ہفتہ بعد نماز عصر جامع مسجد نور مصطفیٰ سرجانی ٹاؤن میں یوم شہدائے بدر منعقد ہوا۔ جس سے حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا جامع مسجد کے خطیب جناب سید فخر الحسن شاہ صاحب نے حضرت صاحب کا تعارف کرایا اور خطاب کا اعلان کیا۔ آپ نے عصر سے مغرب وتک خطاب فرمایا۔ افطار سے دس منٹ قبل آپ کی تقریر ختم ہوئی۔ افطار کے بعد نماز مغرب کی امامت فرمائی۔ بعد ازاں سید فخر الحسن شاہ صاحب کے بڑے بھائی جناب مولانا سید مسرور الحسن شہید کے مزار مبارک پر فاتحہ خوانی کی۔

## اصلاحی وروحانی نشست

۲۸ رمضان المبارک بمطابق ۲۹ اگست بروز اتوار بمقام قاضی مسجد کھارادر۔ میں ایک روحانی اور اصلاحی نشست منعقد ہوئی جس سے فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔ حلقہ اشرفیہ کھارادر کے تمام ارکان، مسجد ھذا کی انتظامیہ اور عوام اہل سنت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

## اظہار تعزیت

۱۹ رمضان المبارک بمطابق ۳۰ اگست بروز پیر کو ممتاز عالم دین حضرت علام مفتی غلام سرور قادری لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ موصوف ایک جید عالم دین، بلند پایہ، مصنف اور ترجمہ قرآن تھے۔ آپ کے ترجمہ قرآن کو بڑی پذیرائی ہوئی۔ جو کہ عمدۃ البیان کے نام سے مشہور ہے۔ ہم بارگاہ رب العزت میں دعا کرتے ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ان کی تبلیغی خدمات کو قبول فرمائے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ درگاہ عالیہ اشرفیہ میں حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے آپ کی مغفرت کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔

## ختم قرآن کریم

درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی کی جامع مسجد قطب ربانی میں ہر سال طرح اس سال بھی بیس رمضان المبارک بمطابق ۱۳ اگست بروز منگل ختم قرآن ہوا حافظ طاہر اقبال نے کلام پاک سنایا۔ جبکہ دوسری طرف حافظ ابرہیم نے کلام پاک سنائی۔ اس طرح درگاہ شریف میں دو کلام پاک سنائے گئے۔ ختم قرآن کی محفل سے حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا اور قرآن کی فضیلت بیان کی۔ بعدازاں حضرت علی شیر خدا کی بارگاہ میں بھی ایصال ثواب کا نذرانہ پیش کیا گیا۔

## ختم قرآن

۲۴ رمضان المبارک بمطابق ۴ ستمبر بروز ہفتہ مکہ مسجد ناظم آباد میں ختم قرآن کی محفل ہوئی۔ جس سے حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا بعدازاں آپ نے حفاظ میں تحائف تقسیم کیئے۔

## سالانہ محفل رمضان

۲۵ رمضان المبارک بمطابق ۵ ستمبر بروز اتوار کو الف مسجد کھارادر میں سالانہ محفل رمضان منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے الف مسجد میں نماز عصر کی نماز کی امامت فرمائی اس کے بعد آپ کا خطاب ہوا جو افطار تک جاری رہا۔ مریدین و معتقدین کے علاوہ عوام اہل سنت کی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

## اشرفی شبینہ

۲۵ رمضان المبارک بمطابق ۵ ستمبر بروز اتوار ہر سال کی طرح اس سال بھی دو روزہ اشرفی شبینہ درگاہ عالیہ اشرفیہ کی جامع مسجد قطب ربانی میں منعقد ہوا۔ حضرت اشرف المشائخؒ کے فرزند چہارم صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی نے پہلا پارہ پڑھ کر شبینہ کا افتتاح فرمایا پہلے روز سترہ پارے ہوئے دوسرے روز ستائیسویں شب میں حضرت اشرف المشائخ مدظلہ العالی نے آخری پارہ پڑھ کر شبینہ کا اختتام فرمایا۔ بعدازاں ذکر حلقہ ہوا۔ پھر خصوصی دعا ہوئی جامع مسجد قطب ربانی اور درگاہ شریف کا پورا صحن مریدین و معتقدین بھرا ہوا تھا۔ دعا کے بعد سحر کا اہتمام تھا۔ تمام حاضرین کو سحری کرائی اور نماز فجر کے بعد سب رخصت ہوئے۔

## دو روزہ اشرفی شبینہ

۲۷ رمضان المبارک بمطابق ۷ ستمبر بروز منگل جامعہ مسجد فاروقی گل بہار میں دو روزہ اشرفی شبینہ منعقد ہوا۔ حضرت اشرف المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے حافظ سید جمال اشرف جیلانی نے اس شبینہ کا انتظام و اہتمام فرمایا۔ شبینہ میں جامع طاہر اشرف سمنانی فاؤنڈیشن اسکول کے طلباء اور خانوادہ اشرفیہ کے حفاظ نے شرکت کی۔ ۲۹ شب کو حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے آخری پارہ پڑھ کے اس کا اختتام فرمایا اور خصوصی دعا فرمائی۔ اس طرح رمضان المبارک کی یہ آخری تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

# فیضِ ملت

## حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی رحلت فرماگئے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون ٥)

دنیائے اہل سنت کے عظیم مصنف، مدرس، مترجم، مفسر، محدث اور روحانی شخصیت حضرت فیضِ ملت ابو الصالح علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ بروز جمعرات بمطابق (۲۵ اگست ۲۰۱۰ء) کو بعد نماز فجر وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ آپکی عمر تقریباً ۸۰ برس تھی۔ آپ دنیائے اہل سنت کے وہ عظیم مصنف تھے جنھوں نے تین ہزار سے زائد کتب تصنیف فرمائیں اور متعدد عربی کتب کے تراجم فرمائے۔ آپ ۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء میں ضلع رحیم یار خان کی بستی حامد آباد میں حضرت نور احمد اویسی کے ہاں پیدا ہوئے۔ قرآن پاک حفظ کیا، ۱۹۴۸ء میں آپ نے درسِ نظامی کا آغاز کیا۔ ۱۹۵۱ء میں درسِ نظامی سے فراغت کے بعد دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور ۱۹۵۲ء محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ کے مبارک ہاتھوں سے دستار بندی ہوئی۔

حضرت شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی نے سرزمین بہاولپور میں ۱۹۵۳ء جامعہ اویسیہ رضویہ کی بنیاد رکھی اور ہزاروں طلباء نے اس دینی درسگاہ سے قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ حرمین شریفین کی متعدد بار حاضری کی سعادت حاصل کی۔ علامہ موصوف کا مطالعہ بڑا وسیع تھا۔ آپ نے مسلمان بچیوں کی تعلیم کیلئے جامعہ اویسیہ رضویہ للبنات کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا۔ آپکی شخصیت شریعت و طریقت کا حسین امتزاج تھی۔ آپکے وصال سے اہل سنت ایک عظیم محدث، مفسر اور محقق سے محروم ہوگیا۔ لیکن اولاد صالح اور اہل سنت کی تمام دینی درسگاہیں آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ اور اہل سنت آپ کا فیض آپکی اولاد اور آپکی درسگاہ سے حاصل کرتے رہیں گے۔ آپ نے پس ماندگان میں ہزاروں تلامذہ کے علاوہ تین فرزند صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی، صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی اور صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے محمد صالح اویسی چند سال قبل رمضان المبارک ہی کے مبارک ماہ میں ایک ٹریفک حادثہ میں شہید ہوگئے تھے۔

حضرت علامہ اویسی کی نماز جنازہ ان کے صاحبزادے محمد فیاض احمد اویسی نے مرکزی عیدگاہ بہاولپور میں اسی روز رات تقریباً سوا گیارہ بجے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں علمائے کرام، مشائخ عظام دینی مدارس کے طلباء اور ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ اس موقع حضرت صاحبزادہ سید مظہر سعید شاہ کاظمی نے دعائے خیر فرمائی۔ حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی اور ان کے تمام برادران نے درگاہ شریف میں حضرت کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی۔

ممتاز عالم دین اور واعظ خوش الحان حضرت علامہ اللہ بخش نیر ۶ جولائی ۲۰۱۰ء بروز منگل کو لیہ میں انتقال کر گئے۔ آپکا انداز بیان جداگانہ تھا۔ آپکی تقریر میں عشق مصطفی ﷺ محبت اہل بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا درس ہوتا تھا۔ اللہ تعالی ان کے درجات کو بلند فرمائے ان کی دین اسلام کی جو خدمات تھیں ان کو قبول فرما کر درجات کی بلندی کا سبب فرمائے۔ (آمین)